سبز بادل

اخلاق عاطف



مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٍ
مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

بے شمار اعلا پایہ کے لوگوں نے حضور کریم ﷺ کے ذکرِ پاک کو بلند کرنے کے لئے جس طرح اپنی زندگیاں، اپنی علمی قوتیں، روحانی لطافتیں، اپنا مال اور اپنے وسائل وقف کیے ہیں اور آپؐ کے عشاق نے نظم ونثر میں انسانیت کو جو پاکیزہ ادب عطا کیا ہے، اس کی نظیر بھی نہیں ملتی۔ آپ کا نامِ پاک لے کر، آپ کا ذکرِ خیر کر کے اور آپؐ کے محاسن سُن کر کروڑوں دِلوں کو جو سرور و فرحت نصیب ہوتی ہے اس کا جواب ہی نہیں۔ (از ضیاء القرآن ص ۶۰۰)

Marfat.com

سبز بادل

مجموعۂ نعت

اخلاق عاطف

المدینہ دار الاشاعت
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اردو بازار لاہور
042-7320682-7312801

Marfat.com

111130

زیر اہتمام

مجلس میاں محمدؒ۔ادب اکادمی۔سرگودھا،لاہور

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

کتاب .... سبز بادل (مجموعہ نعت)
شاعر .... اخلاق عاطفؔ
سرورق .... المدینہ گرافکس لاہور
آرائش .... اعجاز حجازی لاہور، راشد گرافکس سرگودھا
حروف چینی .... ذوالفقار احسن سرگودھا
اشاعت اول .... یکم ربیع الاول ۱۴۲۹ھ 10 مارچ 2008ء
تعداد 1000
ہدیہ .... مجلد 200 روپے ☆ غیر مجلد [redacted] روپے

تقسیم کنندگان

دارالعلم	دربار مارکیٹ لاہور
کرماں والا بک شاپ	دربار مارکیٹ لاہور
نوریہ رضویہ پبلشرز	گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ تعمیر انسانیت	اردو بازار لاہور
ضیاء الدین پبلی کیشنز	کھارادر کراچی
گلیکسی کتاب گھر	کچہری روڈ سرگودھا
منہاج القرآن سیل پوائنٹ	نزد مسجد حامد علی شاہ سرگودھا

Marfat.com

انتساب

دُکھی انسانیت

کے کام آنے والے

دردمند انسانوں

کے نام

Marfat.com

☆ پروفیسر ڈاکٹر خورشید رضوی

خوبیِ اظہار

فنِ نعت اُمتِ مسلمہ کے امتیازی خصائص میں سے ہے۔ جس تسلسل سے ہر زمانے میں نبی اکرم ﷺ کی نعت کہی گئی اس تسلسل سے دنیا میں آج تک کسی شخصیت کی مداحی نہیں ہوئی۔

چشمِ اقوام یہ نظّارہ ابد تک دیکھے
رفعتِ شانِ رفعنا لکَ ذِکرک دیکھے

نعت کا یہ پُر نور تسلسل حسانؓ و کعبؓ، بوصیری و سعدی و جامی، سے چل کر آج کے شعراء تک جاری ہے۔ غالباً کسی زمانے کا کوئی بھی مسلمان شاعر ایسا نہ ہوگا جس نے نعت میں حصہ لینے کی سعادت حاصل نہ کی ہو۔ اس مبارک تسلسل کی نورانی شمع آج اخلاق عاطفؔ کے سامنے ہے۔

اخلاق عاطفؔ کی شخصیت سوزِ دروں اور سخت کوشی کے امتزاج سے عبارت ہے۔ وہ اپنے مُو قلم سے جو نقش سنوارتا ہے ان کے حُسن سے کہیں زیادہ حُسن اُس کے دل میں پھر بچ رہتا ہے جس کا مزید اظہار وہ اپنے شعر میں کرتا ہے لیکن بالآخر اس اظہار کو بھی اظہارِ ناتمام ہی پاتا ہے۔

زندگی کے المیوں اور سنگین حقائق کی کڑی دھوپ میں چلتے چلتے جب عاطفؔ کا دل اور اس کے پاؤں یکساں طور پر فگار ہو جاتے ہیں تو یکا یک ایک اَبر اُس کے سر پر چھا جاتا ہے، جس کے زندگی بخش سائے میں وہ سفرِ زیست کی ساری کلفتیں بھول جاتا ہے۔ یہ ابر عشقِ رسول ﷺ کے اس جاودانی جذبے سے عبارت ہے جو دُنیا کے دکھوں کی سم آلود فضا میں تریاق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اخلاق عاطفؔ اسی ابرِ کرم، اسی تریاق کے حوالے سے نعت کہتا ہے اور اس کی برکت سے کلفتوں کو راحتوں میں تبدیل ہوتے دیکھتا ہے۔

Marfat.com

کلفتیں ، بنتی گئی ہیں راحتیں، مت پوچھیے
مدحتِ خیرُ البشرؐ کی برکتیں، مت پوچھیے
بن گئے پتھر نگینے ، کھل اُٹھے صحرا میں پھول
اسمِ ختم المرسلینؐ کی نکہتیں مت پوچھیے

"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ" کا نقش عاطفؔ کے دل ودماغ پر بہت گہرا ہے۔ وہ تہذیبِ حاضر کی چمک دمک کو محض "وہم وگماں" تصور کرتا ہے، جس میں حضور ختمی مرتبت ﷺ کی ذاتِ گرامی "شمعِ یقیں" کی حیثیت رکھتی ہے۔ زمانہ جب بھی کسی معیار کا جویا ہوتا ہے بالآخر آپ ہی کے نقوشِ قدم تک رسائی پاتا ہے۔

ہاں وہی صحرا نشیں ، شمعِ یقیں بن کر اُٹھا
دہر کو تہذیب جب وہم و گماں تک لے گئی
ڈھونڈنے نکلے زمانے جب کسی معیار کو
جستجو اُن کے نقوشِ جاوداں تک لے گئی

عاطفؔ نے غزل بھی کہی ہے اور نظم بھی لیکن اُس کے دل کی جیسی تشفی نعت گوئی میں ہوتی ہے کسی اور صنفِ سخن میں نہیں ہوتی۔ اس مُبارک راہ پر چلتے ہوئے اُسے زندگی کے گھور اندھیرے میں اُس بے داغ اُجالے کی چمک نظر آتی ہے جو درد کے گہرے سمندر میں ایک جزیرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ عاطفؔ کو اپنے جذبِ دروں پر کامل اعتماد ہے اور کیا بعید کہ یہ جذب اُسے کسی دن ایسی سعادتوں سے بہرہ مند کردے جن کی تمنا اہلِ دل کے دل میں مدام چٹکیاں لیتی رہتی ہے۔

عین ممکن ہے بشارت ہو کسی کو خواب میں
نعت عاطفؔ کو امیرِ کارواںؐ تک لے گئی



Marfat.com

☆پروفیسر صاحبزادہ محمد عبدالرسول

ندرتِ خیال

عشق رسول ﷺ اُمتِ مسلمہ کا طرہٗ امتیاز رہا ہے۔ اِس معاملہ میں کوئی دوسری قوم مسلمانوں کی ہم سری نہیں کر سکتی۔ اہلِ مغرب جو خود بھی اہلِ کتاب ہیں۔ اس بات پر حیرت زدہ ہیں کہ ایک عام مسلمان بھی آنحضور ﷺ کے نام پر کس قدر خوش دلی سے جان پر کھیل سکتا ہے۔ برصغیر کے برطانوی دورِ حکومت میں جبکہ مسلم قوم انتہائی ادبار کا شکار تھی اور دشمن اسے ہر طرح سے ذلیل وخوار کرنے پر تلے ہوئے تھے مسلمانوں کی اسی جانبازی کے خوف نے دشمنوں کو آنحضور ﷺ کی گستاخی سے باز رکھا ۔اگر کسی نے ایسی جسارت کی تو اسے نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔

یہی عشقِ رسول ﷺ امتِ مسلمہ کی تاریخ میں نعت گوئی کی روایت کا سبب بنا۔ چنانچہ نعت گوئی کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی خود اُمتِ مسلمہ کی تاریخ۔ یہ روایت خود عہدِ رسالت میں پختہ بنیادوں پر قائم ہو چکی تھی۔ حضرت حسان بن ثابتؓ نے آنحضور ﷺ کی موجودگی میں نعتیں پڑھیں اور تحسین سے سرفراز ہوئے۔ یہ روایت جسے ہم عرب کے قدیم قصائد کا تسلسل کہہ سکتے ہیں۔ حضرت بوصیریؒ کے ہاں نقطہٗ کمال کو پہنچی۔ اس کا آغاز تشبیب سے ہوتا تھا اور نظم بالعموم طویل ہوتی تھی۔ فارسی زبان میں نعت کی جداگانہ روایت وجود میں آئی جو نسبتاً مختصر مگر جامعیت کا مظہر تھی۔ شیخ سعدیؒ اور مولانا جامیؒ کو اس روایت کا معروف نمائندہ کہا جا سکتا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں فارسی زبان کی یہ روایت نعت گوئی میں مروّج ہوئی۔ تاہم اس میں ہندی اثرات کی آمیزش بھی ہوئی۔ مقامی دیومالائی اثرات کا نتیجہ تھا کہ نعت میں تمام تر حسنِ ظاہر، زلف و رخسار، سہرا، دلہا، بارات، جھولا وغیرہ کا ذکر عشقِ مجازی کے انداز میں کیا جانے لگا۔ موجودہ دور

Marfat.com

نعت گوشعراء نے آنحضورﷺ میں اس روایت میں دو نئے رجحانات سامنے آتے ہیں، ایک یہ کہ اب نعت گوشعراء نے آنحضورﷺ کی انقلاب آفریں شخصیت اور کارہائے نمایاں کو اُجاگر کرنا شروع کیا اور دوسرا یہ کہ شعراء نے اپنے مجموعہ کلام میں محض ایک دو نعتوں کو بطور تبرک شامل کرنے کے بجائے اسے ایک مستقل صنفِ سخن کے طور پر اپنایا اور مجموعہ کلام صرف نعت کی صورت میں مکمل کر کے شائع کیا۔ بعض شعراء ایسے بھی ہیں جنہوں نے نعت کے علاوہ کسی اور صنفِ سخن کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔

جناب اخلاق عاطف اس نئی روایت کے امین ہیں۔ ان کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے نظم کے علاوہ نثر میں بھی آنحضورﷺ کی سیرت پر قلم اٹھایا۔ اردو میں سیرت پر مضامین کا مجموعہ 1983ء میں ''رہبرِ کامل'' کے نام سے شائع کیا اور پنجابی زبان میں ''سیرت دا چانن'' کے نام سے ان کے مجموعہ مضامین نے 2003ء میں شائع ہو کر نا صرف عوام میں مقبولیت کا سہرا باندھا بلکہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں سے بھی دادِ تحسین ''سیرت ایوارڈ'' حاصل کیے۔ زیرِ نظر مجموعہ سے پہلے 1992ء میں ان کا اُردو نعتیہ مجموعہ ''قریہ قریہ خوشبو'' کے نام سے شائع ہوا۔ عشقِ رسولﷺ میں اخلاق عاطف کی وارفتگی کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ انھوں نے اِس میدان میں کبھی شاعرانہ رقابت کے احساسات کو اپنے قریب نہیں آنے دیا۔ 1980ء میں شہر سرگودھا کے شعراء کا نعتیہ انتخاب ''گلِ عقیدت'' کے نام سے اور 1985ء میں ضلع سرگودھا کا نعتیہ انتخاب ''جانِ رحمت'' کے نام سے ترتیب دے کر اپنے سکونتی خطہ کی نعتیہ تاریخ، اُسلوب نعت اور نعت گو خواتین و حضرات کے نام کتابی صورت میں محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

اخلاق عاطف نے 1958ء میں وزیر آباد میں جنم لیا، مگر پھر سرگودھا میں مستقل رہائش اختیار کر کے اس شہر کے ادبی حلقوں کو رونق بخشی۔ وہ پیشہ کے اعتبار سے آرٹسٹ ہے اور یوں ذوقِ حسن و جمال اس کے اشعار میں نمایاں ہے۔ اس کے کلام میں الفاظ کا حسنِ انتخاب، جذبات کی فراوانی، ندرتِ خیال اور بندش کی موزونیت کے پیچھے شاید یہی آرٹسٹ کارفرما ہے۔

نعت کی شاعری کسی آورد کی متحمل نہیں ہوسکتی۔ یہ تو جذبات میں ڈوبے ہوئے دل کی آواز ہوتی ہے۔ جذبات سچے ہوں تو ایک حدیثِ مبارک کی رو سے جبریلؑ بھی شاعر کی مدد کو آتے ہیں۔

Marfat.com

جذبات کی یہ فراوانی اخلاق عاطف کے ہاں ہر شعر میں ملتی ہے۔

زباں لکنت نہیں کھاتی ، بیاں مبہم نہیں ہوتا
حروفِ نعت چُنتا ہوں تو کوئی غم نہیں ہوتا
چلے آتے ہیں قدموں میں سمٹ کر مرحلے سارے
عقیدت کے سفر میں کوئی پیچ و خم نہیں ہوتا

تجھ کو خالق نے رفعتا کی ہے رفعت بخشی
نطقِ مخلوق سے کیسے ہو احاطہ تیرا

ندرتِ خیال بھی وہ خصوصیت ہے جو شعر کو نثر سے اور ایک شعر کو دوسرے شعر سے جُدا کرتی ہے یہی اچھے شعر کی پہچان بھی ہے۔ اس میں تخیل کی بلند پروازی، بندش کا حسن اور الفاظ کے حسنِ انتخاب کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

جرا کو اذنِ گویائی ملے تو سب کو بتلائے
کہ اُس نے لطف کیا کیا خلوتِ طاہر سے پایا ہے
ہے خوش بختی کہ ہم ہیں بُت شکن کے اُمتی لیکن
ہے بد بختی کہ رشتہ فکر کا آذر سے ملتا ہے

ایسا بادل کہ مدینے میں برسنا ہے جسے
ایک مدت سے ہے بے تاب مری آنکھوں میں

شاعر کا یہ بھی کمال ہے کہ وہ اپنے اشعار میں کسی بڑے اور اہم واقعہ کو نہایت مختصر مگر موزوں الفاظ میں بیان کر دیتا ہے۔

سینا پہ گیا کوئی ، کوئی چار فلک تک
اے نازشِ قوسین تری شان الگ ہے

Marfat.com

لب پر نہ عذر لائے ، جانا ہو جس کو جائے
کہہ کر دیئے بجھائے ، اپنوں کی انجمن میں

شاعر نے الفاظ کے انتخاب اور بندش کے حُسن کا ایک اور انداز میں بھی اظہار کیا ہے۔ کئی نعتوں میں ہم وزن الفاظ کو شعروں میں اس طور استعمال کیا ہے کہ ان کے صوتی اثرات سے ترنم کا احساس کانوں میں رس گھولنے لگتا ہے۔

مرے پھول تھے کہ ببول تھے ، مرے خواب عکسِ فضول تھے
ملیں نکہتیں ، کھلیں رنگتیں ، ہوئیں برکتیں ، ترے نام سے
مری ذات تیرہ و تار تھی ، مری بات موجِ غبار تھی
مری ذات میں ، مری بات میں ، ہوئیں وسعتیں تیرے نام سے

تری شان اعلا ، ترا بول بالا تری ذات عالی ، میں تیرا سوالی
تو شاہکارِ یزداں ، تو معیار انساں ، میں نقشِ خیالی میں تیرا سوالی

ہے آپ کی نسبت ناز مرا ، ہے آپ کی نعت اعزاز مرا
کافی ہے مجھے یہ زادِ سفر سرکارِ دو عالمؐ سیدنا

اخلاق عاطفؔ نے نئی متعارف ہونے والی صنفِ سخن ہائیکو کا بھی نعت میں کامیاب تجربہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ عشق کا تقاضا یہ ہے کہ محبوب کے تمام متعلقین سے بھی محبت ہو۔ شاعر کے ہاں اس حقیقت کا اظہار بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اہلِ بیتؓ اور صحابہ کرامؓ کی عقیدت بھی بڑے نادر انداز میں سامنے آتی ہے۔

قابلِ عزت و تکریم ہیں اصحابؓ ترے
لائقِ فخر و ستائش ہے گھرانا تیرا

Marfat.com

صدّیق ہُوا ثانیِ اثنین ترے ساتھ
اے اولِ اثنین تری شان الگ ہے

اس مجموعۂ نعت کی اشاعت کا خیر مقدم کرتے ہوئے شاعر کی اِس دُعا کے ساتھ بات ختم کرتا ہوں۔ یہ دعا قارئین کو مولانا جامیؒ کی مشہور نعت کے مقطع کی یاد دلائے گی۔

آرزو ہے درِ آقاؐ کی زیارت عاطف
یہ شرف پاؤں جو اک بار ، دوبارا مانگوں



16۔ریونیوآفیسرز کالونی
فیصل آباد روڈ سرگودھا

Marfat.com

☆ڈاکٹر عابد سیال

وارفتگی کا سفر

نوّے کی دہائی کے اوائل میں جب میں نے شعر گوئی میں ہاتھ سیدھے کرنے شروع کیے تو ادبی محافل میں آنا جانا بھی بڑھا۔ سرگودھا کے ادبی حلقے میں نعتیہ مشاعروں کی روایت تواتر سے رہی ہے۔ اُس وقت سرگودھا کے ادبی منظرنامے پر جن شعراء کے ہاں نعت کہنے کا سلسلہ تسلسل کے ساتھ نظر آتا تھا اُن میں سے دو نام بزرگ شعراء کے ہیں جناب رشک ترابی اور جناب صوفی فقیر محمد اور ایک نام اُس وقت کے نوجوان اور آج کے سینئر شاعر جناب اخلاق عاطف کا ہے۔ جناب رشک ترابی جس ادبی ماحول کے تربیت یافتہ تھے وہ مشاعرے کا ماحول تھا جس میں قدرتِ کلام کے اظہار کے لیے طولِ کلام، بھاری بھرکم الفاظ، تراکیب کو شعر میں پانی کر دینا، خطابیہ انداز اختیار کرنا، لوازمِ شعری میں شامل تھے، جسے انھوں نے بڑی خوبی سے نبھایا۔ صوفی فقیر محمد اپنی علمیت اور اردو، فارسی، ہندی، عربی کلاسیکی ادب سے گہری واقفیت کی بنا پر ان زبانوں میں نعت گوئی کی اعلیٰ روایت کا پختہ شعور رکھتے تھے، لہٰذا ان کے اندازِ نعت گوئی میں اس روایت کی جھلک ملتی ہے۔ رشک ترابی نے جس اندازِ شعر گوئی کو اختیار کیا خود ان کی شاعری کے دورِ آخر تک آتے آتے معاصر شاعری کا مزاج بدل چکا تھا۔ مقبول شعراء کا حلقۂ اثر عموماً مشاعرے کے سامعین اور اُس مخصوص ماحول تک ہی رہتا ہے اور جیسے ہی وقت اور ماحول بدلتا ہے تو اس مقبولیت کی چکا چوند بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ صوفی فقیر محمد کی نعت میں جذبے کی وارفتگی اور شوق کی فراوانی موجود ہے، اُن کی نعتیں دل کو چھوتی ہیں نیز وہ نعت گوئی کی بنیادی رمزیں بھی سمجھتے تھے لیکن اپنی شاعری کے بارے میں صوفی صاحب کا رویہ درویشی اور بے نیازی کا تھا۔ انھوں نے عمر بھر اپنے کلام کو ادبی جرائد میں چھپوانے، اسے یکجا کرنے یا کتابی صورت

Marfat.com

میں مرتب کرنے کی کوشش تو کجا خواہش بھی نہیں کی، ان کا واحد مجموعہ کلام جو ان کی نعتوں کے ساتھ ساتھ نعت کے آداب سے متعلق چند نثری شذرات پر مشتمل ہے' آدابِ نعت' کے نام سے ان کی وفات سے چند برس پہلے چھپا، جس کی اشاعت میں خود ان سے زیادہ کوشش ان کے خیر خواہوں اور مداحوں کی تھی میرے خیال میں انہی وجوہات کی بنا پر سرگودھا سے تعلق رکھنے والے ان دو بہت اچھے شعراء کا نعتیہ کلام سرگودھا کے علمی ادبی دائرے سے باہر نکل کر بڑے ادبی مراکز تک کم پہنچا۔

اخلاق عاطف نے اپنے شعری سفر میں دیگر اصناف کے ساتھ ساتھ نعت گوئی سے نا صرف مسلسل رابطہ استوار رکھا بلکہ ان کا کلام ملک کے معتبر ادبی جرائد میں با قاعدگی سے چھپتا بھی رہا۔ اس کے علاوہ 'جانِ رحمت' کے نام سے ان کا مرتب کردہ ضلع سرگودھا کے شعراء کا نعتیہ کلام اور 'قریہ قریہ خوشبو' کے نام سے ان کی طبع زاد نعتوں کے مجموعے بھی منظرِ عام پر آئے۔ وارفتگی اور وابستگی کے اس طویل سفر کا ثمر یہ ہے کہ ان کا کلام اور نام ملک کے اہم ادبی مراکز تک پہنچا اور انھیں نعت گوئی کے حوالے سے ایک پہچان ملی یہاں تک کہ انھیں ملک بھر کے نعتیہ مشاعروں اور قومی سیرت کانفرنسوں میں متعدد بار سرگودھا کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا اور اب وہ ملکی سطح پر اہم نعت گو شاعر کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ حال ہی میں ان کے فکر و فن پر نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز اسلام آباد کی ایک طالبہ نے ایم اے کی سطح کا تحقیقی مقالہ بھی قلم بند کیا ہے۔

اخلاق عاطف نے نعت کے مضامین نکالنے میں جدّت اور تازگی کی مثالیں فراہم کی ہیں۔ نعت گوئی کی ایک روایت کا تعلق کلاسیکی غزل کے مزاج سے جا ملتا ہے، جس میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی کی تعریف و توصیف اور اپنے جذب و شوق کے بیان میں غزل کی روایت کے تتبع میں غزل کے محبوب، عاشقِ زار، ہجر و فراق، درد و غم وغیرہ سے مماثل تصورات اور کیفیات کی ترجمانی کی گئی ہے، جبکہ جدید دور خصوصاً بیسویں صدی کے آخر میں نعت کا ایسا انداز سامنے آیا ہے جس میں نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدس کو ظلم و جبر اور استحصالی قوتوں کے مقابلے میں عالمِ انسانیت کے نجات دہندہ اور خدا اور کائنات کے سامنے بنی نوعِ انسان کی نمائندگی کے شرف کے متعلق مضامین کی طرف خاص طور

Marfat.com

پر توجہ دی گئی ہے۔اس رجحان کے نتیجے میں نبی کریم ﷺ کی سیرت و کردار اور اسوۂ حسنہ کے مختلف پہلوؤں کو اس طور اجاگر کرنے کی کوششیں ملتی ہیں جو عملی زندگی میں معاشرے کی تعمیر و تشکیل میں ہدایت و رہنمائی کا سرچشمہ ہیں۔اخلاق عاطف کے زیرِ نظر مجموعے 'سبز بادل' میں ان دونوں میلانات کی مثالیں ملتی ہیں۔انھوں نے والیِ دو جہاں ﷺ سے اپنے عشق و محبت کا اظہار بھی کیا ہے، روزِ محشر شافعِ محشر ﷺ کی شفاعت کے طلب گار بھی ہوئے ہیں اور انھوں نے سیرتِ طیبہ کی ان جہات سے اپنے اشعار کو منور کیا ہے جن کا تعلق آج کے پُر آشوب دور میں انسانیت کی فلاح سے ہے۔

مجھ کو قسمت نے کیا جب سے حوالے تیرے
رہنمائی مری کرتے ہیں اُجالے تیرے

آپؐ کے ایثار و صبر و ضبط سے پا کر جِلا
مجھ کو عسرت میں بھی حاصل بے کراں ثروت رہی

پیامِ دانشِ نبویؐ ، نشانِ حکمتِ نبویؐ
کبھی خندق سے ملتا ہے، کبھی خیبر سے ملتا ہے

معراجِ مصطفیؐ تو ہے معراجِ زندگی
کیسے میں اس سفر کو بس اک واقعہ کہوں
تسخیرِ کائنات کے عقدہ کشا کو میں
تخلیقِ کائنات کی وجہ بجا کہوں

Marfat.com

اخلاق عاطف لفظی نزاکتوں اور شعری لطافتوں سے آشنا ہیں، ان کا جذبہ و احساس، ہنرمندی اور سلیقے سے شعر کے پیکر میں ڈھلتا ہے تو بہجت اور تاثیر اس کی نمایاں خصوصیات قرار پاتی ہیں۔ بحروں کے زیر و بم کو پہچانتے ہوئے انھوں نے اپنے اشعار میں الفاظ کا دروبست ایسا رکھا ہے کہ ان کے اکثر مصرعے خوشگوار صوتی تاثر پیدا کرتے ہیں یوں اس مجموعے میں شامل نعتیں لفظی اور معنوی دونوں حوالوں سے اعلا ادبی اقدار کی حامل ہیں۔

مرے پھول تھے کہ ببول تھے، مرے خواب عکسِ فضول تھے
ملیں نکہتیں، کھلیں رنگتیں، ہوئی برکتیں ترے نام سے
نہ جمال تھا، نہ کمال تھا، مرے دل میں خوفِ زوال تھا
یہ مرے نصیب پہ اک جہاں کو ہیں حیرتیں، ترے نام سے

سبزۂ شوق پہ ہے سبز عنایت پیہم
ہر طرف منظرِ شاداب مری آنکھوں میں

پیہم رہے خیال میں وہ رُوئے دلنشیں
پیہم رہے نگاہ میں رونق لگی ہوئی

خدا کی عظمتیں تو ماورا ہیں فکرِ انساں سے
مگر ان کا نشاں اُس دل نشیں پیکر سے پایا ہے

Marfat.com

اس مجموعے کا دوسرا قابلِ توجہ پہلو ہائیکو کی ہیئت میں کہی گئی نعتیں ہیں۔ ہائیکو اردو ادب میں ایسی شعری صنف ہے جس نے نوعمری کے باوصف اپنی جگہ بنالی ہے۔ اس لیے اِدھر اُدھر اس کی بازگشت کبھی تیز کبھی مدھم سنائی دیتی رہتی ہے۔ اخلاق عاطفؔ نے یہ ہائیکو پانچ سات پانچ کے معروف آہنگ میں لکھے ہیں جو میری رائے میں ہائیکو کا سب سے بہتر آہنگ ہے۔ ہائیکو کے مخصوص مزاج اور دیگر فنی متقضیات کی بحث کا یہ محل نہیں، اس لیے اس کو ایک طرف رکھتے ہوئے دھیان اخلاق عاطف کے ان ہائیکو کی اس خوبی کی طرف جاتا ہے جو کسی بھی شعری تخلیق کا سب سے بڑا امتیاز ہے یعنی تاثیر۔ یہ ہائیکو شاعر کی عقیدت اور وارفتگی کے اظہار کے ساتھ ساتھ شاعری کے جمالیاتی تقاضوں کو بھی بخوبی پورا کرتے ہیں۔

محفل جھوم گئی
اُن کے ذکر پہ فطرت بھی
خود کو چوم گئی

کیا حجت کیا حیل
رحمت خود ہی ہوتی ہے
اپنی آپ دلیل

زخموں سے ہلکان
طائف، تجھے دعا دینا
پیغمبر کی شان

Marfat.com

صاف ترا پیغام
عمر سفر کو لکھ دینا
خیر عمل کے نام

اخلاق عاطف کا نقطۂ نظر اس بارے میں بھی بہت واضح ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے عشق ومحبت کا زبانی کلامی دعوا ہی کافی نہیں بلکہ عشقِ رسول ﷺ کی صحیح روح اُن کے احکامات کا اتباع اور اُن کے اسوۂ حسنہ کی پیروی ہے۔ وہ نعت کہنے کے عمل کو بھی اُس وقت تک مکمل نہیں سمجھتے جب تک انسان کے افعال واعمال اور سیرت وکردار میں سیرت نبوی ﷺ کی جھلک نظر نہ آئے۔ اخلاق عاطف خود بھی اس حوالے سے ایک باعمل انسان کے طور زندگی کرنے کے متمنی ہیں اور اُن کی نعت گوئی میں جا بجا اس بات کا اظہار موجود ہے جیسا کہ ''.......تو نعت ہو '' کے عنوان سے اس مجموعے میں شامل نعت خاص طور پر ان جذبات کی ترجمانی کرتی ہے۔ چند اشعار دیکھیے:

یوں انجمن عمل کی سجاؤں، تو نعت ہو
غم دوسروں کے ہنس کے بٹاؤں، تو نعت ہو

بکھرے ہوؤں کو ایک بناؤں ، تو نعت ہو
بھولے ہوؤں کو راہ دکھاؤں ، تو نعت ہو

درپیش مشکلات ہوں خواہ کس قدر مگر
کر لوں جو عہد اُس کو نبھاؤں ، تو نعت ہو

Marfat.com

ہوں ان کی پیروی میں ہی قول و عمل مرے
یوں سنتِ حضورؐ نبھاؤں تو نعت ہو

اہلِ جہاں کے نقد و نظر سے نہ ڈر سکوں
اُسوہ ترا مثال بناؤں ، تو نعت ہو

حمد اور خلفائے راشدینؓ و شہدائے کربلاؓ کے مناقب پر مشتمل چند تخلیقات بھی "سبز بادل" کا حصہ ہیں جو انہی خصوصیات سے متصف ہیں جن کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں کیا گیا۔ مجھے امید ہے کہ جناب اخلاق عاطف کا یہ مجموعہ جہاں پاک ہستیوں سے عقیدت و محبت رکھنے والے قارئین کے لیے سرور و انبساط کا سامان ہوگا وہاں محبانِ نعت کے ادبی و جمالیاتی ذوق کی تسکین و تشفی کا بھی باعث ہوگا۔



شعبہ اردو نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز
ایچ نائن اسلام آباد

Marfat.com

☆اخلاق عاطِف

عجز و اعتراف

الحمدللہ ! میرا دوسرا مجموعۂ نعت آپ کے سامنے ہے۔ گزشتہ پینتیس برسوں کے ادبی سفر میں سیرت و نعت کے حوالے سے یہ میری چھٹی کاوش، جب کہ مجموعی ادبی اعتبار سے نویں کتاب ہے ''قریہ قریہ خوشبو'' اور ''سبز بادل'' کے مابین سولہ برس کا طویل فاصلہ اس امر کا خوشگوار غماز ہے کہ دیگر تخلیقی و تحقیقی ادبی مصروفیات کے باوجود میرا سفرِ نعت گوئی جاری رہا ہے۔ یہ بجا کہ نعت ایک صنفِ سخن ہے لیکن نعت گوئی وہ افتخار ہے جو کسی بھی زمانے کے مسلمان شعراء میں سے چنیدہ ہی کو حاصل ہوا اور یہ سچائی بھی اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ کئی ایک غیر مسلم شعراء بھی اس سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

توحیدِ خداوندی پر غیر متزلزل ایمان رکھتے ہوئے میرا تجربہ ہے کہ مایوسیوں اور دکھوں میں گھرا ہوا انسان جب نبی کریم ﷺ کے وسیلے سے رحمتِ خداوندی کا طلب گار ہوتا ہے تو مایوسی اور دکھ کو امید و راحت میں بدلتے دیر نہیں لگتی۔ کریمی رَبّ العالمین کے بعد یہ نبی کریم ﷺ کی چشمِ رحمت کا اعجاز ہے کہ میری کشتیٔ زیست، حالات کے بھنور سے بارہا بخیر و عافیت کنارے لگتی رہی۔

''سبز بادل'' میں بابِ نعت کے علاوہ بابِ حمد اور بابِ منقبت بھی شامل ہے۔ مناقب آپؐ کی رفیق و عزیز ان محبوب ہستیوں کی نذر ہیں، جنھوں نے دینِ حق کی ترویج و ارتقاء اور بقا کے لیے آپؐ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرتے ہوئے جہد و جہد کی بے نظیر مثالیں پیش کیں۔ مطالعۂ سیرت میری سعادت، نعت گوئی میری عقیدت اور شاعری میری محبت ہے۔ ان کے طفیل مجھ ایسے بے علم و بے ہنر کو ادبی پہچان کے ساتھ ساتھ، علمی و ادبی حلقوں کی جانب سے تحسین و پذیرائی بھی حاصل ہوئی ہے۔

عزت مآب ڈاکٹر خورشید رضوی، پروفیسر صاحبزادہ عبدالرسول اور ڈاکٹر عابد سیال نے

Marfat.com

"سبز بادل" کے لیے اپنے زریں خیالات کا اظہار کیا ہے اور مسودے۔ مدوین سے مجموعے کی اشاعت تک کے مختلف مراحل میں، علامہ رب نواز حجازی، ڈاکٹر آصف راز، شاکر کنڈان، شفیق آصف، پروفیسر طارق حبیب، صابر سودائی، شیخ پرویز منظور وہرہ، ذوالفقار علی شاہد، اعجاز حجازی، اور ذوالفقار احسن کی مخلصانہ مشاورت مجھے حاصل رہی ہے، ان تمام مہربان احباب کے لیے میں سراپا سپاس ہوں۔

اسمائے معرفہ کے تقدس اور تشخص کے پیش نظر ان کے عربی املا کی موجودگی کے باوجود، اِس مجموعۂ نعت کے املاء کو آپ، مروّج اردو املا سے ذرا کچھ مختلف پائیں گے۔ اس ضمن میں خاص طور پر کہنا چاہتا ہوں کہ خوش نویسی اور مُوقلمی خطاطی، میرا ذریعہ معاش رہی ہے، کئی مختلف المعانی الفاظ کو ایک جیسا لکھتے ہوئے مجھے اکثر یہ خیال ستاتا تھا کہ ان میں سے ایک لفظ کا املا بہر حال غلط ہے۔ جیسا کہ کوئی گیت گائے ..... یا...دودھ دینے والی گائے، وہ چلا جائے .... یا...اُس کی جائے پیدائش۔ اس کے علاوہ پہلے حرف پر زبر اور زیر کے فرق کے باوجود گئے یا لئے کی یکساں املا بھی الجھن کا باعث بنتی رہی۔ اسی طرح اعلیٰ اور ادنیٰ کو اردو میں سیدھے سبھاؤ.....اعلا اور ادنا.....کیوں کر نہیں لکھا جا سکتا۔ جب کہ 19ویں صدی عیسوی کے اواخر اور 20ویں صدی کے ابتدائی برسوں میں لکھے جانے والے ایسے کئی قلمی مخطوطوں اور کتب میں یہ املائی مثالیں موجود ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ تقسیمِ ہند سے چند برس پیشتر انجمن ترقیِ اُردو نے بھی اردو املا کی درستی کے لیے نا صرف کئی اہم تجاویز پیش کی تھیں، بل کہ اپنے ترجمان رسالہ 'اردو' میں انہیں روبہ املا لانے کا آغاز بھی کیا تھا۔ پاک و ہند کے کئی ایک اہلِ علم لسانی ماہرین، اُردو کی صحتِ املا کے حوالے سے مختلف ادوار میں خاصا وقیع کام کر چکے ہیں، جسے بنیاد بنا کر رشید حسن خاں نے کئی برسوں کی تحقیق و ریاضت کے بعد "اردو املا" کے عنوان سے مبسوط و ضخیم مقالا لکھا، ڈاکٹر رشید حسن خاں (جن کا 2007ء میں انتقال ہوا) کی اِس کاوش کو بھارت سرکار دو مرتبہ کتابی صورت میں شائع کروا چکی ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی وساطت سے گذشتہ سال مجلسِ ترقیِ ادب لاہور کو بھی کتاب 'اردو املا' کی اشاعت کا افتخار حاصل ہوا ہے۔ یوں تو دُنیا کی کسی بھی زبان کو لہجے یا املا کے اعتبار سے سو فیصد مکمل (Perfect) قرار نہیں دیا جا سکتا، مگر اردو کے بارے میں تو اس کے عظیم ترین شاعر نے بھی برملا یہ اعتراف کیا تھا:

Marfat.com

''گیسوے اردو ابھی منت پذیرِ شانہ ہے'' اِس اعتراف کے ایک ڈیڑھ صدی کے بعد نئی املائی تجاویز کی صورت میں اردو املا کو دیگر زبانوں کی املائی بے ساکھیوں سے بے نیاز ہونے اور نئے دور کے تقاضوں (کمپیوٹر کمپوزنگ میں بہتری اور انٹرنیٹ کی سہولت) سے ہم آہنگ ہونے کا موقع میسّر آیا ہے تو (پاک و ہند کے تمام) محبانِ اردو کا فرض ہے کہ اردو کے اپنے املا کو عام کر کے اردو کی شناخت کو استحکام دینے میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔ اس نعتیہ مجموعے کے املا سے میں اس کارِ خیر کا آغاز کر رہا ہوں، یہ میری یا کسی دوسرے کی انا کا معاملہ نہیں اُردو کی صحتِ املا کا سوال ہے۔ مختلف رائے رکھنے والے علمی ادبی حلقوں اور اُردو کے لسانی ماہرین سے ملتمس ہوں کہ وہ میری اس کوشش کو اردو زبان و ادب کے ایک طالب علم کی اجتہادی کوشش کے طور پر دیکھیں۔

نعت کے حوالے سے اپنی بے بضاعتی کا اعتراف کرتے ہوئے میں نے ہمیشہ کہا ہے کہ تحسینِ شان و مقامِ مصطفا ﷺ کے ضمن میں کیا میری نعت، کیا میں اور کیا میری اوقات؟ یہ تو کریمِ رَبّ العالمین اور نبی کریم ﷺ کی چشمِ عنایت ہے کہ نعت کے وسیلے سے مجھے، حسانؓ بن ثابت سے لے کر دورِ حاضر کے منفرد و ممتاز نعت نگاروں کی قطار کے سب سے آخر میں جگہ ملنے کی سعادت حاصل ہے۔

لفظ کتنے ہی جامع، جذبے کتنے ہی سچے اور عقیدت کتنی ہی لازوال کیوں نہ ہو، نبی کریم ﷺ کی نعت کا حق ادا کیا ہی نہیں جا سکتا۔ پھر بھی اظہارِ عشق و عقیدت میں کہے جانے والے میرے یہ نامکمل الفاظ، ناتمام اشعار، سُوت کی اُس اَٹی کے سے ہیں جسے لے کر ایک بے کس بُڑھیا یوسف کے خریداروں میں شامل ہوئی تھی۔ سفرِ زیست کی باونویں منزل پر پہنچ کر حساب سود و زیاں کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ یہ نعتیہ کاوشیں ہی میری سب سے بڑی کمائی ہے۔ اپنی اس خوش بختی پر نہایت عاجزی کے ساتھ میں کہہ سکتا ہوں:

ہم کہاں ایسے ہنر مند تھے لیکن عاطفؔ
اُن کی نعتوں سے ہمارا بھی نصیبا چمکا

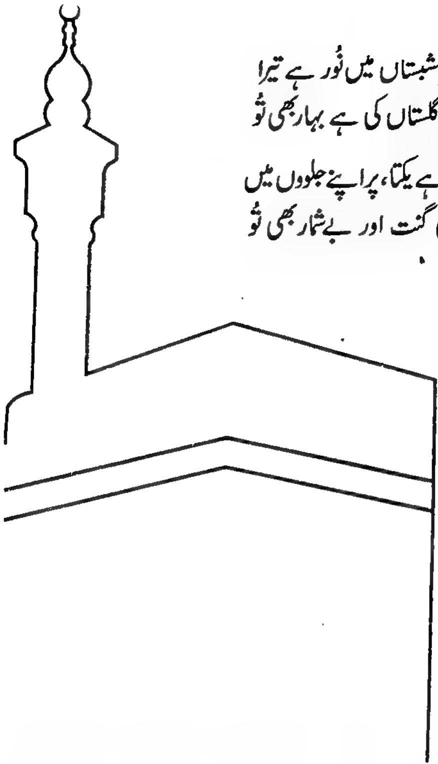
6 نیو کوٹ فرید سرگودھا

11130

Marfat.com

ہر شبستاں میں نُور ہے تیرا
ہر گلستاں کی ہے بہار بھی تُو

تُو ہے یکتا، پر اپنے جلووں میں
ان گنت اور بے شمار بھی تُو



بابِ حمد

Marfat.com



اے مرے مالک ، مرے خالق ،مرے پروردگار
گیسوئے ہستی ہے تیرے حرفِ کُن سے تاب دار

بحر و بر تیرے احاطے میں حبابِ بے نشاں
تیری قدرت تیری وسعت ، بے حساب و بے کنار

تُو ہی مصدر لفظ کا ، تُو ہی معانی کا ضمیر
صوت کے ہر زیر و بم پر بھی تجھی کو اختیار

Marfat.com

وہ تنفس کا تسلسل ہو کہ ہو موجِ نسیم
ہر گھڑی ہر آن ہے تیرے لیے ہی بے قرار

ہے ثریا کی بلندی تیری عظمت کا نشاں
ہے ثرا کی آخری حد بھی ، تری ہی شاہکار

آستاں در آستاں تیرے کرم کے سلسلے
داستاں در داستاں ہے تیرا ذکرِ ذی وقار

اپنے غافل سے بھی تُو غافل کبھی رہتا نہیں
اپنے طالب پر بھی رہتا ہے مسلسل آشکار

عاطِفؔ ایسے عاصیوں کی آس ہے تیرا کرم
میرے عصیاں اَن گنت ہیں، تیری رحمت بے شمار



Marfat.com



آتا ہے جب زباں پہ ترا نام ، اے خدا
بنتے ہیں سارے بگڑے ہوئے کام ، اے خدا

صبحیں ترے ہی نور سے ہوتی ہیں ضوفشاں
مہکے ترے ہی ذکر سے ہر شام ، اے خدا

پڑھتا ہوں جب کلام ترا غور وفکر سے
ہوتے ہیں دور سب مرے ابہام ، اے خدا

Marfat.com

حرص و ہوا سے جب بھی قدم ڈگمگائے ہیں
مجھ کو ترے کرم نے لیا تھام ، اے خدا

ہو جس کی دھڑکنوں میں ترا ذکر موجزن
اس دل میں کیوں مقیم ہوں آلام ، اے خدا

پیشِ نظر رہے ترے محبوبؐ کا چلن
پیشِ عمل رہے ترا پیغام ، اے خدا

اُس راستے پہ چلنے کی توفیق دے ہمیں
جس راستے پہ ہیں ترے انعام ، اے خدا



Marfat.com



مالکِ علم و اختیار بھی تُو
بزمِ ہستی کا اعتبار بھی تُو

تُو ہے یکتا ، پر اپنے جلووں میں
اَن گِنت اور بے شمار بھی تُو

سوچ سکتا نہ تھا یہ پیکرِ خاک
فِکر بھی ، فِکر کا نکھار بھی تُو

ہر شبستاں میں نُور ہے تیرا
ہر گلستاں کی ہے بہار بھی تُو

Marfat.com

تجھ کو زیبا ہے شانِ رزّاقی
بادشاہ تُو ہے ، مال دار بھی تُو

پردۂ آسماں میں تو پنہاں
ذرّے ذرّے سے آشکار بھی تُو

مجھ کو آنکھوں پہ اختیار نہیں
میرے اشکوں کا اعتبار بھی تُو

بحرِ غم میں حزیں ہو کیوں عاطفؔ
آر بھی تو ہے اور پار بھی تُو



Marfat.com



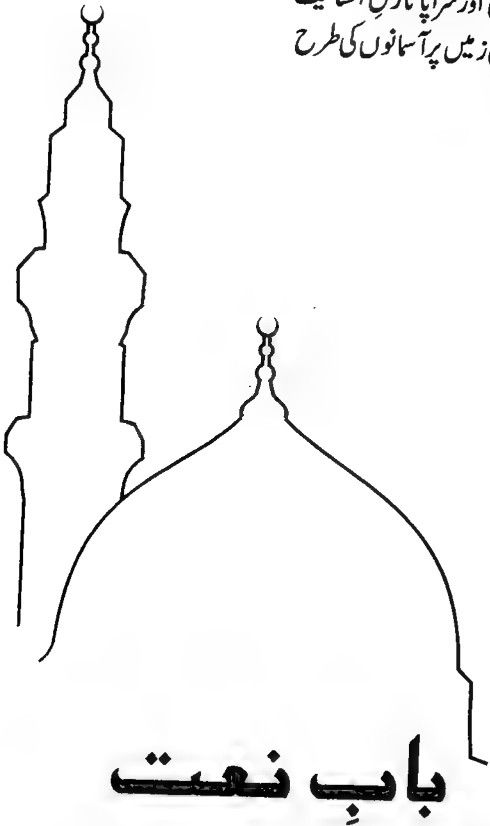
اے خداوند و خالقِ اکبر کون ہے تیری ذات سے بڑھ کر؟
تُو ہی اعلا ہے تُو ہی بالا ہے تجھ سے بہتر ؟ نہیں کوئی بہتر
آرزوؤں کا ہے تُو ہی مرکز جستجوؤں کا ہے تُو ہی محور
لفظ دمکیں ترے تصوّر میں سوچ لہکے تری ثنا لکھ کر
تیرے ہی رنگ و نور سے چہکیں ورنہ کیا ہیں یہ خاک کے پیکر
خوشبوئیں تیرے اسم سے پھوٹیں پھول مہکیں، تری عطا پاکر
گنگنائیں ہوائیں گیت ترے ابر، تیری گواہی دے جھک کر
تیرے محتاج ہیں، سبھی داتا ہیں گداگر ترے، سبھی افسر
واسطہ کالی کملی والےؐ کا راحتوں کی بہار دے گھر گھر
بہہ بھی جاتا ہے بارگہ میں تری مدّعا میرا، اشک بن بن کر
میرے عصیاں معاف کر مولا
تُو ہے رحمان، میں ہوں بندہ بشر



Marfat.com

دھوپ جب جلنے لگی نامہربانوں کی طرح
چھا گیا وہ سبز بادل سائبانوں کی طرح

ایک انساں اور سراپا نازشِ انسانیت
مہرباں اہلِ زمیں پر آسمانوں کی طرح



بابِ نعت

Marfat.com



زباں لکنت نہیں کھاتی ، بیاں مبہم نہیں ہوتا
حروفِ نعت چُنتا ہوں ، تو کوئی غم نہیں ہوتا

چلے آتے ہیں قدموں میں سمٹ کر مرحلے سارے
عقیدت کے سفر میں کوئی پیچ و خم ، نہیں ہوتا

رواں ہے روزِ اوّل سے عطا و لطف کا دریا
مسلسل فیض ہے اور ایک قطرہ کم نہیں ہوتا

مدبر ، فلسفہ داں ، صاحب اُسلوب ، اور ایسا
کہ جس کی گفتگو میں کوئی ضعف و زم نہیں ہوتا

Marfat.com

بھلا شمس و قمر تمثیل اُس کی ہوں، تو کیسے ہوں
اُجالا نور کا جس کے ، کبھی مدھم نہیں ہوتا

میں خود تردید ہوں ایسے سبھی کوتاہ فہموں کی
جو کہتے ہیں کرم کا سلسلہ پیہم نہیں ہوتا

اِسی باعث تو پٹتے جا رہے ہیں، سب محاذوں پر
ہمارے ہاتھ میں اب آپؐ کا پرچم نہیں ہوتا

قلم زد کر دیا کرتا ہوں میں وہ لفظ ہی عاطِف
جو اُن کی نعت میں شامل بہ چشمِ نم نہیں ہوتا



Marfat.com



نکہت و نُور کا سیلاب ، مری آنکھوں میں
بس گئے گنبد و محراب ، مری آنکھوں میں

سبزۂ شوق پہ ہے سبز عنایت پیہم
ہر طرف منظرِ شاداب ، مری آنکھوں میں

بھا گئی ہے وہ چٹائی ، وہ کھجوروں کی زمیں
کیا جچے قریۂ کم خواب ، مری آنکھوں میں

Marfat.com

کیا ضروری ہے قرینہ ہی کہیں گے اس کو
ہے عقیدت ڈھلا مضراب ، مری آنکھوں میں

ایسا بادل کہ مدینے میں برستا ہے جسے
ایک مدت سے ہے بے تاب ، مری آنکھوں میں

جب سے ہے پیشِ نظر اُسوۂ عالی اُن کا
آ بسا گوہرِ نایاب ، مری آنکھوں میں

پھر بھی ہے اُن کی شفاعت پہ بھروسا ، عاطفؔ
گو شفاعت کے ہیں اسباب ، مری آنکھوں میں



Marfat.com



مجھ کو قسمت نے کیا جب سے حوالے تیرے
رہنمائی مری کرتے ہیں اُجالے تیرے

میں کسی اور کی دریوزہ گری سے ہوں بری
شکر صد شکر ، میسّر ہیں نوالے تیرے

کشتیِ شوق کو طوفانِ بلا خیز میں بھی
ڈگمگانے ہی نہیں دیتے سنبھالے تیرے

سب کو ملتا ہے وسیلہ تیرا ، صدقہ تیرا
سب خزانے کیے قدرت نے حوالے تیرے

Marfat.com

سرِ افلاک چمکتے ہیں ستارے بن کر
راہِ حق میں جو پڑے پاؤں میں چھالے تیرے

تُو کہ ہے جانِ جہاں، شانِ جہاں، حُسنِ جہاں
رب کو محبوب ہُوا کرتے ہیں 'کالے' تیرے

تیری سرکار میں دشمن نے بھی پائی ہے اماں
ساری دُنیا سے ہیں دستور نرالے تیرے

کاش، عاطِفؔ بھی اُنہی میں ہو سرِ حشر کہ جب
ہوں معیّت میں تری چاہنے والے تیرے



Marfat.com



کاش چشمِ حسرت نیں، اُن کا سبز خواب اُترے
جیسے ظلمتِ شب میں نورِ آفتاب اُترے

چشمۂ حقیقت کا فیضِ عام جاری ہے
گو، مسیلمہ ایسے سینکڑوں سراب اُترے

اُن کے پرتوِ رُخ سے نور و نکہتِ آفاق
عرش پر سجے تارے، فرش پر گلاب اُترے

آ نہیں سکی لغزش اُن کے پائے ہمت میں
کتنے ہی ستم ٹوٹے، کتنے ہی عتاب اُترے

Marfat.com

ختم ہو گیا اُن پر سلسلہ رسالت کا
اُن پہ ہو گئے اکمل ، جتنے بھی نصاب اُترے

پھر فرنگ زادوں سے روشنی نہیں لیتا
جب کسی کے آنگن میں مدنی ماہتاب اُترے

اُن کی شان کے آگے ہر دماغ عاجز ہے
کیا کوئی سوال اُبھرے ، کیا کوئی جواب اُترے

ہم نے بھی لیا اکثر اُن کے نام کا صدقہ
مشکلوں کے زینے سے ہم بھی کامیاب اُترے

یوں اُترتے ہیں عاطِفؔ مجھ پہ شعر نعتوں کے
جس طرح چٹانوں پر شبنمی سحاب اُترے



Marfat.com



ہم زمیں والوں کو اوجِ آسماں تک لے گئی
رحمتوں کی آس اُن کے آستاں تک لے گئی

بے اماں جب بھی ہُوے ہیں لوگ راہِ زیست میں
خوبیِ قسمت اُسی دارالاماں تک لے گئی

جب کبھی بھٹکے ہیں راہِ شوق میں اہلِ طلب
خواہشِ حق ، اُن کے قدموں کے نشاں تک لے گئی

وحشتِ ظلمت میں لرزتے ، پیکرِ امید کو
حسرتِ شفقت ، سراپا مہرباں تک لے گئی

Marfat.com

ہاں وہی صحرا نشیں ، شمعِ یقیں بن کر اُٹھا
دہر کو تہذیب جب وہم و گماں تک لے گئی

اُن سے پہلے تو زمیں کے دائرے میں قید تھی
فکرِ انساں کو وہ ہستی کہکشاں تک لے گئی

ڈھونڈنے نکلے زمانے جب کسی معیار کو
جستجو ، اُن کے نقوشِ جاوداں تک لے گئی

عین ممکن ہے بشارت ہو کسی کو خواب میں
نعت، عاطف کو امیرِ کارواں تک لے گئی



Marfat.com



تری شان اعلا ، ترا بول بالا، تری ذات عالی، میں تیرا سوالی
تُو شہکارِ یزداں ، تُو معیارِ انساں ، میں نقشِ خیالی، میں تیرا سوالی

خدا کی خدائی ، جہاں کی کمائی ، سراسر بھلائی ، تری رونمائی
تُو ہے کنزِ رحمت ، سراپا عنایت ، میں دامان خالی ، میں تیرا سوالی

عمل کے قرینے ، وفا کے خزینے ، تیرے نقشِ پا ہیں ، فروزاں نگینے
تری لو مثالی ، تری چھب نرالی ، مری سوچ کالی ، میں تیرا سوالی

ترے وصف کیا ہیں، خدا کی رضا ہیں، عطا ہی عطا ہیں، شفا ہی شفا ہیں
مرے پاس آہیں ، مرے دوش پر ہے، مری خستہ حالی ، میں تیرا سوالی

Marfat.com

گہر بن صدف ہوں بھنور کا ہدف ہوں، ٹھکانے سے اپنے، ہُوا بر طرف ہوں
مُجھ ایسوں کی کشتی ، اگر ڈگمگائی، تجھی نے سنبھالی ، میں تیرا سوالی

یہاں ہیں وہاں ہیں، توہّم گماں ہیں، نہ دے کچھ سُجھائی، وہ تاریکیاں ہیں
رخِ والضحیٰ کی ، جھلک اِک مثالی ، کرن اِک کمالی ، میں تیرا سوالی

ہے تسلیم مجھ کو ، سفاہت نے میری ، مجھے یوں بگاڑا ، ہے بالکل اجاڑا
وہ چشمِ لطافت ، ہو مجھ پر بھی جس سے ، ہو میری بحالی ، میں تیرا سوالی

نہ جانے میں کب سے ، گماں رہگور پر ، جُھلستا ہوں تنہا ، ثمر سے تہی ہوں
مجھے سیر فرما ، تُو اے ابرِ ایقاں ، سجا ڈالی ڈالی ، میں تیرا سوالی



Marfat.com



تری آرزو میں کرن کرن ، تری جستجو میں سحاب ہے
ترا تذکرہ بھی ہے بندگی ، ترا چاہنا بھی ثواب ہے

تری بارگاہ میں مٹ گئے ، سبھی اُونچ نیچ کے سلسلے
تُو اخوتوں کا نقیب ہے ، تُو مروّتوں کا نصاب ہے

میں مثال تیری کہوں کسے ؟ میں جواب تیرا کہوں کسے ؟
کوئی ہے جو تیری مثال ہے؟ کوئی ہے جو تیرا جواب ہے؟

تری یاد جب سے سما گئی ، مرا دل حریمِ خدا ہوا
ترا دھیان جب سے بسا یہاں ، مرا ذہن قصرِ گلاب ہے

کرے کون یاں تری ہمسری ، تجھے کائنات پہ برتری
جو کیا نظامِ حیات ہے ، جو کہا وہ ثبتِ کتاب ہے

میں خطا ہوں میرا بھرم ہے تُو ، میں خزاں ہوں ابرِ کرم ہے تُو
بڑا حقیر ہوں مَیں فقیر ہوں ، تری ذات عالی جناب ہے



Marfat.com

نعتیہ ہائیکو



میری کیا اوقات
آپؐ کی مدحت کرتی ہے
ساری کائنات

وہم ہُوئے سب ماند
اُبھرا اوٹ سے کعبے کی
وہ بطحا کا چاند

حق سچ کی خوشبو
رب کی مرضی کا حاصل
آقاؐ ! تُو ہی تُو

زُلف تری والّیل
اس کے ذکر سے مٹتی ہے
کج فہمی کی مَیل

Marfat.com

نُور ظہور ترا ۔
روشنیوں کا منبع ہے
رُخِ پُر نور ترا

محفل جھوم گئی
اُن کے ذکر پہ فطرت بھی
خود کو چوم گئی

آقاؐ کی تصدیق
گوروں کالوں کے مابین
ختم ہوئی تفریق

حیرت کی تفسیر
اپنے قول عمل میں ہیں
آپؐ نئی تقدیر

زخموں سے ہلکان
طائف! تجھے دُعا دینا
پیغمبر کی شان

Marfat.com

کیا حُجت، کیا حیل
رحمت خود ہی ہوتی ہے
اپنی آپ دلیل

صاف ترا پیغام
عمرِ سفر کو لکھ دینا
خیرِ عمل کے نام

عظمت کا مینار
انسانی تاریخ دِکھا؟
اور کوئی کردار

کیا ماضی، کیا حال
ناممکن، آئندہ بھی
آقا! تری مثال

میں، اور ذوقِ نعت
آپ خدا نے بخشی ہے
مجھ کو یہ سوغات

Marfat.com

قسمت جاگ اٹھی
جس کے بھی جذبوں کا ہو
محرم رازِ نبیؐ

نئے نرالے لاگ
ہجرت شب میں جاگے تھے
ثور کے سوئے بھاگ

پھول ثمر میں ہُوں
آقا کا ہے خاص کرم
اُن کی نظر میں ہُوں

عفو کرم ایثار
آقا نے یہ بتلائے
رفعت کے اسرار

جیون کا عنوان
وقتِ نزع بھی کام آئے
آپ کا ہر فرمان

Marfat.com

پارس پَت بلوان
جیسے خاکی پیکر میں
دھرتی پر بھگوان

کار نہ ہو بے کار
میری سوچ بنا مولا
خوشبوؤں کا ہار

باتیں اور فضول
بگڑی بن جائے، جو ہو
میری عرض قبول

نعت کہوں شہکار
کاش، مری آنکھیں دیکھیں
آقا کا دربار

یہ حسرت، یہ خواب
عاطفؔ دیکھوں جی بھر کے
منبر اور محراب



Marfat.com



گھور اندھیرے میں وہ بے داغ اُجالا چمکا
کم نصیبوں کے نصیبوں کا ستارا چمکا

سہمے لوگوں نے تسلی کا سندیسہ پایا
درد کے گہرے سمندر میں جزیرہ چمکا

تشنگی باعثِ آزار نہ ہونے پائی
زیست صحرا میں ہر اِک گام وہ دریا چمکا

کشتیِ جاں مری گرداب میں آئی جب بھی
اُن ہی کی چشمِ عنایت سے کنارا چمکا

Marfat.com

اُن کی آمد سے ہوئی چاک اندھیرے کی قبا
سورج اُبھرا تو ہر اِک ذرۂ صحرا چمکا

جھوٹ نگری میں وہ سچ بولا کہ جیسے شب بھر
اُفقِ تیرہ پہ مہتاب اکیلا چمکا

رنگ اور نور نے پائی ہے جہاں سے خیرات
ہاں اُسی دَر سے مرا فِکر بھی نکھرا ، چمکا

ہم کہاں ایسے ہُنرمند تھے لیکن عاطِفؔ
اُن کی نعتوں سے ہمارا بھی نصیبا چمکا



Marfat.com



وفا وفا ترا پیکر ، کرم کرم تری ذات
ہے سر بلند و سرفراز و محتشم ، تری ذات

ریاضِ خلد کی بے حد طویل راہوں پر
لیے کھڑی ہے اُجالے قدم قدم ، تری ذات

رُخِ حیات میں جس نے بھرے ہیں رنگ نئے
وہ کامیاب وہ نایاب مُو قلم ، تری ذات

تری عطا نہیں مخصوص ایک خطے تک
عرب عرب تری خوشبو ، عجم عجم تری ذات

Marfat.com

ہے قدسیوں میں بھی تیرے شکوہ کا چرچا
ہے خاکیوں کو بھی ہر شے سے محترم، تری ذات

سب انبیاؑ کی امامت ثبوت ہے اِس کا
سب انبیاؑ کے لیے لوحِ مختتم ، تری ذات

گماں گماں مری سوچیں ، یقیں یقیں تُو ہے
خطا خطا میں سراسر ، بھرم بھرم تری ذات

رہے نہ تنہا کبھی طالبانِ راہِ خدا
قدم قدم رہی عاطِف ، بہم بہم تری ذات



Marfat.com



آتی ہیں وسعتیں بھی سمٹ کر ، ترے حضور
جھکتے ہیں کوہساروں کے بھی سر ، ترے حضور

قائم ہے کائنات کا محور ، ترے طفیل
گردش کناں ہیں سب مہ و اختر ، ترے حضور

تیری عطا کا اِس سے بڑا کیا ثبوت ہو
ہوتے ہیں بادشاہ ، گداگر ترے حضور

اِک بُوند سے زیادہ کا رکھتے نہیں مقام
لطف و کرم کے سارے سمندر ، ترے حضور

Marfat.com

سیکھا ہے سینکڑوں نے سلیقہ ، ترے طفیل
سنورے ہیں سینکڑوں کے مقدر ، ترے حضور

تیری نگاہِ فیض سے یکساں ہیں فیض یاب
برتر ہے کوئی اور نہ کم تر ، ترے حضور

کل بھی تری ہی ذات سے تھی لو لگی ہوئی
پھیلی ہوئی ہے آج بھی ، چادر ترے حضور

اے کاش ! وہ دن آئے کہے حالِ دل تمام
عاطفؔ گناہ گار بھی رو کر ، ترے حضور



Marfat.com



کوئی سورج نہ کوئی چاند ستارا مانگوں
میں فقط گنبدِ خضرا کا نظارا مانگوں

بے نواؤں کی نوا سے ہے مری عرض نوا
بے سہاروں کے سہارے سے سہارا مانگوں

کم نصیبوں کے نصیبے سے نصیبا چاہوں
کم گزاروں کے گزارے سے گزارا مانگوں

کشتیِ شوق کا پتوار ترے ہاتھ میں ہے
ناخداؤں سے بھلا کیسے کنارا مانگوں

حشر میں پیش ہو جب دفترِ اعمال مرا
اُس گھڑی آپ کی رحمت کا اشارا مانگوں

آرزو ہے درِ آقاؐ کی زیارت عاطفؔ
یہ شرف پاؤں جو اِک بار ، دوبارا مانگوں

OOOOO



Marfat.com



روشِ روشِ ہیں گلاب اُس کے، نگر نگر ہیں سحاب اُس کے
ہمیشہ روشن ہے اُس کا سورج، ہمیشہ زندہ ہیں خواب اُس کے

صداقتیں ہیں پیام اُس کا، رفاقتیں ہیں کلام اُس کا
عنایتیں ہیں نظام اُس کا، معافیاں ہیں عتاب اُس کے

ازل میں اُس کی صباحتیں ہیں، اَبد میں اُس کی لطافتیں ہیں
عظیم اُس کی ثقافتیں ہیں، اٹل رہے ہیں نصاب اُس کے

سبھی سے اچھے خصال اُس کے، سبھی سے بہتر کمال اُس کے
سبھی سے عمدہ سوال اُس کے، سبھی سے اعلا جواب اُس کے

تمام ٹھہرا نزول اُس پر، مدام ٹھہرا قبول اُس پر
سلام ٹھہرا اصول اُس پر، کہ تذکرے ہیں ثواب اُس کے

جو اور عاطفؔ کہانیاں ہیں، فضول سی لن ترانیاں ہیں
سپھل سپھل اقتدار اُسؐ کا، امر امر انقلاب اُسؐ کے

OOOOO



Marfat.com



خدا کے مظہرِ رحمت ، سخی ، سرورؐ سے ملتا ہے
زمانے کو جو ملتا ہے ، اُنہی کے در سے ملتا ہے

حقیقی بندگی خلقِ خدا کی خیر خواہی ہے
سبق یہ اُسوۂ عالی کے ہر منظر سے ملتا ہے

بہت نازاں ہوں میں ، اک ذرۂ ناچیز ہو کر بھی
کہ میرا سلسلہ ، اُس دلنشیں گوہر سے ملتا ہے

کسی خوشبو کو نسبت ہے کہاں ، اُن کے پسینے سے
کہاں رُوئے قمر ، اُن کے رخِ انور سے ملتا ہے

Marfat.com

بیاں میں آ نہیں سکتا ، لکھا بھی جا نہیں سکتا
کچھ ایسا لطف ، ذکرِ ساقیِ کوثر سے ملتا ہے

صداقت کا ، امانت کا ، شجاعت کا ، شہادت کا
ہر اک اُسلوب اُن کی ذات ، اُن کے گھر سے ملتا ہے

بجز ، وہم و گماں کیا ہیں فسانے بادشاہوں کے
تیقّن صرف اُن کی سیرتِ اطہر سے ملتا ہے

پیامِ دانشِ نبویؐ ، نشانِ حکمتِ نبویؐ
کبھی خندق سے ملتا ہے ، کبھی خیبر سے ملتا ہے

قمر دو ٹکڑے ہو کر جھک گیا اُن کی سلامی کو
ثبوتِ صدق اُن کا ، بولتے کنکر سے ملتا ہے

ہے خوش بختی کہ ہم ہیں بُت شکن کے اُمتی ، لیکن
ہے بد بختی کہ رشتہ فکر کا آزر سے ملتا ہے

ہراساں جب بھی کرتا ہے تصوّر حشر کا عاطِفؔ
سکوں مجھ کو خیالِ شافعِ محشر سے ملتا ہے



Marfat.com



اے زیست کے سکھ چین ، تری شان الگ ہے
اے رحمتِ دارین ، تری شان الگ ہے

ہیں راہِ ہدایت پہ کئی نقشِ نبوّت
اے سرورِ کونین ، تری شان الگ ہے

مخلوق نے خالق کو تری ذات سے جانا
اے دونوں کے مابین ، تری شان الگ ہے

Marfat.com

صدّیق ہُوا ثانیِ اثنین ترے ساتھ
اے اوّلِ اثنین ، تری شان الگ ہے

ساتھی ہیں ترے عدل و شجاعت میں مثالی
اے صاحبِ سبطین ، تری شان الگ ہے

سینا پہ گیا کوئی ، کوئی چار فلک تک
اے نازشِ قوسین ، تری شان الگ ہے

عاطفؔ کو یہ حسرت کہ سرِ عرصۂ محشر
چُھو لے ترے نعلین ، تری شان الگ ہے



Marfat.com



نہ کوئی تھا، نہ کوئی ہے، نہ ہوگا آپؐ سا کوئی
بیاں کیسے کرے شان و مقامِ مصطفیٰؐ کوئی

جو رہتا ہے ہر اِک دل میں بہارِ آرزو بن کر
بھلا اُس سا بھی ہوگا، اِس جہاں میں، دِلربا کوئی

نکالی کشتیِ انسانیت بحرِ جہالت سے
کہیں تاریخ میں ملتا ہے ایسا ناخدا کوئی ؟

یہ سب اُن کی نگاہِ لطف کا اعجاز ہے ورنہ
کہاں تھا بزمِ ہستی میں مروّت آشنا کوئی

Marfat.com

وہ اک بحرِ محبت ہے کہ جو حدِ گماں تک ہے
نہ جس کی ابتدا کوئی ، نہ جس کی انتہا کوئی

خدا جانے وہ خود کیا ہے کہ جس کی بزم میں رہ کر
کوئی صدیقؓ کہلایا ، بنا ہے مرتضیٰؓ کوئی

حسابِ زندگی کیا دوں، تہی داماں ہوں، اے مولا
بجز اُس شافعِ محشر نہیں ہے آسرا کوئی

نہ ہوتے مصطفیٰؐ تو زندگی تھی رائیگاں عاطفؔ
مقامِ آدمیت کو نہ یوں پہچانتا کوئی



Marfat.com



تیرگی میں نور پارہ، آپؐ کا نقشِ قدم
بحرِ عصیاں میں کنارا آپؐ کا نقشِ قدم

سرخروئی ، سرفرازی ، خوش نصیبی ، مغفرت
ہے سبھی کا استعارہ آپؐ کا نقشِ قدم

زندگانی کے سرابوں میں حقیقت سر بسر
ہے سبھی پر آشکارا آپؐ کا نقشِ قدم

جگمگاتا ہے زمیں کی مانگ میں صبح و مسا
تا ابد روشن ستارا آپؐ کا نقشِ قدم

Marfat.com

عرصہ ہائے زندگی میں ہر قدم ، ہر موڑ پر
عزم و ہمّت کا اشارا آپؐ کا نقشِ قدم

منفرد سب سے جہاں میں ، آپؐ کا حسنِ کلام
مختلف ، دُنیا سے پیارا ، آپؐ کا نقشِ قدم

سب تھکی آنکھوں کا درماں ، ہر دُکھی دل کی اماں
آپؐ کے در کا نظارا ، آپؐ کا نقشِ قدم

ہم نے بھی گیارہ برس کاٹے ہیں دشتِ جبر میں
تھا ہمارا بھی سہارا ، آپؐ کا نقشِ قدم

پنجۂ طاغوت میں بے بس ہے پھر انسانیت
چاہیے اِس کو دوبارا ، آپؐ کا نقشِ قدم



Marfat.com



کوچہ کوچہ قریہ قریہ تیرے نام
کائنات کا ذرّہ ذرّہ تیرے نام

پورب پچھم اُتر دکھن ترے لیے
اُڑتے بادل بہتے دریا تیرے نام

شاموں کے صد رنگ مناظر ترے نثار
صبحوں کا بے عیب اُجالا تیرے نام

رنگ و نور کا پہلا دھارا ترے لیے
چندن رُت کا آخری جھونکا تیرے نام

کرن کرن کی زر افشاں لہروں پہ چھڑا
ہر طائر کا شوخ ترانہ تیرے نام

Marfat.com

دھوپ دسمبر کی ، چھاؤں جولائی کی
ہر موسم کا راحت نامہ تیرے نام

اچھائی کی ہر پگڈنڈی نذر تری
سچائی کا ہر اک رستہ تیرے نام

خلقت کی تخلیق کا باعث ذات تری
کُن فیکون کا باب سنہرا تیرے نام

میرے عصیاں کے ساگر میں بستا ہے
بخشش کا اُمید جزیرہ تیرے نام

تیری فکر کے صدقے سنورا نکھرا ہے
میری سوچ کا ہر آئینہ تیرے نام

فانی لفظوں لافانی جذبوں سے گُندھا
عاطِف عاصی کا نذرانہ تیرے نام



Marfat.com



پڑتا نہیں ہے حوصلہ فہم و شعور کا
کیسے کرے بیاں کوئی رُتبہ حضورؐ کا

ثانی کہاں کہ آپؐ ہی ثانی ہیں آپؐ کے
" سایہ کہاں کہ نور ہی سایہ ہے نور کا "

اُن کا ہر ایک قول ہے معیارِ بندگی
اُن کا ہر ایک فعل ہے قاتل غرور کا

پیوندِ خاک ہوگیا طاغوت کا نظام
یہ معجزہ تھا آپؐ کی فکرِ طہور کا

Marfat.com

خود ساختہ خداؤں کی بکھری تھیں دھجیاں
اعجاز تھا یہ آپؐ کے حُسنِ ظہور کا

اُن کو سکھائے آپؐ نے اندازِ عاجزی
جن کو تھا ایک عمر سے نشّا غرور کا

اے بے ادب ! نہ دعوائے حُبِّ رسولؐ کر
آئینہ تیری زیست ہے فسق و فجور کا

لکھا ہے عرض نامۂ غم ، آپؐ کے حضور
لِلّٰہ ! کچھ خیال ، دلِ ناصبور کا

عاطِفؔ وہیں پہ پھول عقیدت کے کِھل اُٹھے
میں نے جہاں بھی نام لیا ہے حضورؐ کا



Marfat.com



بے مائیگی بھی ہے مری دولت بنی ہوئی
جب سے درِ رسولؐ سے ہے لو لگی ہوئی

سینے میں آرزو کے سمندر ہیں موجزن
اشکوں میں التماس کی دنیا بسی ہوئی

پیہم رہے خیال میں وہ رُوئے دلنشیں
پیہم رہے نگاہ میں رونق لگی ہوئی

Marfat.com

صحرائے زیست میرے لیے خلد زار ہے
ایسی ہے اُن کے لطف کی چادر تنی ہوئی

دیکھ تو ان کی سیرتِ اطہر کا ہر ورق
تفریقِ رنگ و نسل ہے یکسر مٹی ہوئی

مہتاب کو کیا تھا جہاں آپؐ نے دو لخت
اب تک ہے اُس مقام پہ حیرت رُکی ہوئی

لوں جب بھی اُن کا نام تو احساس میں مرے
اَخلاق دیر تک رہے خوشبو بسی ہوئی



Marfat.com

شبِ معراج



ذکرِ نبیؐ کی بزم سجائیں تمام رات
جاگیں ، نصیب کو بھی جگائیں تمام رات

بھیجیں درود خدمتِ آقاؐ میں رات بھر
ذوقِ سلامِ شوق بڑھائیں تمام رات

تسبیح زمزموں میں ہو ، ترتیل وِرد میں
چھائی رہیں کرم کی گھٹائیں تمام رات

ہوں مستجاب ، دل کی مناجات اس طرح
ہوتی رہیں قبول دعائیں تمام رات

Marfat.com

دن بھر رہے وہ کیف جو دیکھا، سُنا نہ ہو
میلاد مصطفیٰ کا منائیں تمام رات

عشاق کا ہجوم ہو وسعت پذیر یوں
آ کر نہ بزمِ شوق سے جائیں تمام رات

رحمت نزول سلسلہ پیہم رہے رواں
شہرِ نبیؐ سے آئیں ہوائیں تمام رات

ہو جامِ فیض مہرباں ہر تشنہ کام پر
خود پی کے دوسروں کو پلائیں تمام رات

پیاسو، سبیلِ عشقِ نبیؐ ہے لگی ہوئی
آؤ قطارِ شوق بنائیں تمام رات

داماں تہی نہ ہو کوئی پیاسا نہ رہ سکے
سب کو صدائیں دے کے بلائیں تمام رات

پلکوں پہ ماہتاب ہوں، عارض پہ آفتاب
عصیاں پہ اپنے اشک بہائیں تمام رات

اک پل جو حاضری کا ہو مقبولِ بارگاہ
پھولے نہ ہم خوشی سے سمائیں تمام رات

Marfat.com

اِس بزم میں شریک سبھی ہیں مجھے قبول
خلدِ بریں سے آئیں صدائیں تمام رات

تیار ہے بُراق ، دُلھن بن گئی حیات
سہرا نبیؐ کی شان کا گائیں تمام رات

معراج کو نبیؐ گئے اُمت بَری ہوئی
کیوں اُمتی نہ جشن منائیں تمام رات

آئی ہوئی ہے موج میں بارانِ مغفرت
داغِ گناہ دھوئیں دھلائیں تمام رات

عمرِ رواں کا قافلہ بھٹکے نہ پھر کبھی
منزل کی راہ ایسے سجائیں تمام رات

عُسرت سبھی کی دُور ہو ، آسودگی ملے
اس آرزو میں اشک بہائیں تمام رات

صدقے نبیؐ کے مشکلیں آساں سبھی کی ہوں
سب یک زبان ہو ، کہے جائیں تمام رات

صحرا نصیب لوگ بنیں رشکِ گلستاں
پھول التجا کے ایسے کھلائیں تمام رات

Marfat.com

فصلِ بہار کشتِ تمنّا کا ناز ہو
دامانِ آرزو کو بڑھائیں تمام رات

بادِ سموم رُخ نہ کرے اِس دیار کا
صدقے نبیؐ کے ، مانگیں دُعائیں تمام رات

سب آنکھوں میں صبحِ مسرّت طلوع ہو
اِس آس کے چراغ جلائیں تمام رات

بھاتا نہیں خدا کو ، نبیؐ کو ، غرورِ زہد
رنگ عاجزی کا خوب جمائیں تمام رات

جانا ہے گھر پیا کے ، تو کچھ داج ساتھ ہو
ساماں جو بن پڑے ، وہ بنائیں تمام رات

جانے یہ رات پھر سے نصیبوں میں ہو نہ ہو
جی بھر کے اِس کے ناز اُٹھائیں تمام رات

عاطفؔ یہ رات سارے دنوں سے ہے محترم
پائی یہ رات ، شکر منائیں☆ ، تمام رات



☆ شکر منانا۔ پنجابی ترکیب ہے، میں اِسے اردو میں بھی جائز سمجھتا ہوں ۔

Marfat.com



ہر اک نظر میں مقام تیرا ، ہر ایک دل میں قیام تیرا
سبھی سے اچھی ہے ذات تیری ، سبھی سے پیارا ہے نام تیرا

سفینہ تیرا کنارے تیرے ، حسین خوش کن نظارے تیرے
خزاں نے مانگی پناہ تجھ سے ، بہارِ زندہ پیام تیرا

سبھی زمانوں میں اس کا شہرہ ، سبھی زبانوں میں اس کا چرچا
سبھی فسانوں میں اِک حقیقت ، کلامِ برحق کلام تیرا

سبھی کو بھائی زبان تیری ، سبھی نے پائی امان تیری
سبھی کی خاطر تُو ابرِ رحمت ، سبھی پہ ہے فیض عام تیرا

Marfat.com

طلوع تیرا غروب تیرا ، شمال تیرا جنوب تیرا
ہر ایک جانب تری عنایت ، ہر اک طرف اہتمام تیرا

بھرم ہمارا ہے بات تیری ، حرم ہمارا ہے ذات تیری
علم ہمارا ہے نعت تیری ، ہماری منزل نظام تیرا

نہ تاج شاہی نہ پادشاہی ، مجھے بہت ہے تری گواہی
مجھے بہت ہے درود تیرا ، مجھے بہت ہے سلام تیرا

تری عقیدت کا نور اس میں ، تری طلب کا سرور اس میں
ہو کیوں نہ آخر شعور اس میں ، ہے عاطف ادنا غلام تیرا



Marfat.com



چشمۂ رُشد و ہدایت، عِلم و رفعت آپؐ ہیں
ہم تو ہیں جھوٹے فسانے، بس حقیقت آپؐ ہیں

کون ہے بحرِ جہاں میں آپؐ سا دُرِ یتیم
عظمتیں قربان ہیں جس پر وہ عظمت آپؐ ہیں

آپؐ سب رشتوں سے بڑھ کر ہیں عزیز جاں مجھے
میری چاہت آپؐ ہیں، میری محبت آپؐ ہیں

سنگِ اَسود نصب کرنے کا وہ قِصہ ہے گواہ
دو جہاں کے واسطے فہم و فراست آپؐ ہیں

Marfat.com

ایکؐ صف میں کر دیے اعلا و ادنا آپؐ نے
ساری دُنیا کے لیے درسِ اُخوت آپؐ ہیں

عفو کی روشن روایت ، لطف کی زندہ مثال
جانِ رحمت آپؐ ہیں ، شانِ عنایت آپؐ ہیں

آپؐ کا ذکرِ مبارک باعثِ تسکینِ جاں
بے سکونی کی فضا میں دل کی راحت آپؐ ہیں

آپؐ کے دستِ کرم سے جامِ کوثر ہو نصیب
منبعِ جود و کرم ہیں ، ابرِ رحمت آپؐ ہیں

عاطفؔ، اِس اُمید پر، نازاں ہوں میں خنداں ہوں میں
کلمہ گو ہوں حشر میں میری شفاعت آپؐ ہیں



Marfat.com



دھوپ جب جلنے لگی نامہربانوں کی طرح
چھا گیا وہ سبز بادل سائبانوں کی طرح

ایک انساں ، اور سراپا نازشِ انسانیت
مہرباں اہلِ زمیں پر آسمانوں کی طرح

شاملِ مخلوق لیکن ، برتر از مخلوق وہ
خالق و مخلوق میں ہے نردبانوں کی طرح

کاروانِ زندگی کی سَروری زیبا اُسے
بچپنا جس نے گزارا گلہ بانوں کی طرح

Marfat.com

موم ایسا نرم خو اور اَبر ایسا مہرباں
بات پر اپنی رہا قائم چٹانوں کی طرح

ہیں شعور و آگہی کے زمزمے اُن کے طفیل
اُن سے پہلے آدمی تھا بے زبانوں کی طرح

یہ جسارت ہی مری ، ہو وجہِ بخشش ، کیا عجب
نعت کہتا ہوں ہمیشہ حمد خوانوں کی طرح

مسجدِ نبوی کے طائر ہیں محافظ کی مثال
گنبدِ خضرا ہے عاطِف ، پاسبانوں کی طرح



Marfat.com



عزتیں تیرے سبب سے ، نعمتیں تیرے طفیل
ہم پہ ہیں پیہم خدا کی رحمتیں تیرے طفیل

ہم کہ خاکِ راہ تھے ، اب ہیں سفر کے سنگِ میل
جاگ اُٹھی ہیں ہماری قسمتیں ، تیرے طفیل

خار نفرت کے مٹا ڈالے ترے اخلاق نے
پھول بن کر کھل اٹھی ہیں چاہتیں تیرے طفیل

آشنائے مقصدِ ہستی کیا انسان کو
مٹ گئیں خود ساختہ سب ، کلفتیں تیرے طفیل

Marfat.com

تجھ سے پہلے کچھ نہ تھے ، ہم یاں بہت ہوتے ہوئے
ذِلتوں میں پائیں ہم نے کثرتیں ، تیرے طفیل

خَلق کے چہرے سے دَھبّے دھوئے تیرے خُلق نے
سنوری نکھری ہیں ہماری صورتیں ، تیرے طفیل

عرشِ اعظم تک تری معراج ہے روشن دلیل
نوعِ انساں کو ملی ہیں عظمتیں ، تیرے طفیل

برسرِ پیکار رہتے ہیں ہمیشہ ظلم سے
ہم میں ہیں یہ حوصلے یہ جراتیں ، تیرے طفیل



Marfat.com



گو کوئی بھی ہم رُتبۂ حسّانؓ نہیں ہے
پر کون یہاں تیرا ثنا خوان نہیں ہے

لاریب، کہ ہے بعدِ خدا تُو ہی مکرم
لاریب، کہ تجھ سا کوئی انسان نہیں ہے

آنکھوں کو ہوئی ہے تیرے روضے کی زیارت
اب دل میں مرے کوئی بھی ارمان نہیں ہے

جھکتے ہیں ترے آگے سلاطینِ زمانہ
تجھ جیسا جہاں میں کوئی سلطان نہیں ہے

Marfat.com

جو ہو نہ سکا واقفِ کردارِ محمدؐ
اُس شخص کو اسلام کی پہچان نہیں ہے

اِک تیری شفاعت پہ بھروسا ہے ہمارا
گو فردِ عمل میں کوئی سامان نہیں ہے

بھٹکے ہیں تری رہ سے کہ اب سر پہ کوئی بھی
صدیقؓ و عمرؓ، حیدرؓ و عثمانؓ نہیں ہے

صد شکر کہ اِک تیری عنایت کے علاوہ
اِس سر پہ کسی اور کا احسان نہیں ہے

عاطفؔ کے لیے یہ بھی ہے سامانِ سعادت
گو نعت، تری شان کے شایان نہیں ہے



Marfat.com



سدرۃ المنتہا کی بات کرو
منزلِ مصطفیٰ کی بات کرو

آشنائے فنا جو ہونا ہے
رازدارِ بقا کی بات کرو

روشنی کا سراغ پالو گے
اُن کی زلفِ رسا کی بات کرو

چاند سورج سلامیاں دیں گے
رُوئے بدرالدجا کی بات کرو

Marfat.com

زندگانی کے خار زاروں میں
اُس بہارِ ہُدا کی بات کرو

کہکشاؤں کا راز پا لو گے
آپؐ کے نقشِ پا کی بات کرو

چھوڑ کر حرص کی فسوں کاری
اُن کے صبر و رضا کی بات کرو

جس سے لرزے تھے جہل کے ایواں
اُس یگانہ نوا کی بات کرو

جس کے دیس میں، مدینے کی
گنگناتی ہوا کی بات کرو

کیوں ہو خاموش، اے عجم زادو!
اُس حجازی صدا کی بات کرو

خیر کا راستہ جو پانا ہے
ہاں اُسی رہنما کی بات کرو

Marfat.com

جب ہو در پیش امتحانِ ضمیر
جرأتِ مصطفیٰؐ کی بات کرو

ہم سا ہو کے بھی جو نہیں ہم سا
ہاں اُسی ماورا کی بات کرو

یہ بھی اک معجزہ ہے دُنیا میں
سیرتِ مصطفیٰؐ کی بات کرو

بحرِ محشر جو پار کرنا ہے
عاطفؔ اُس ناخدا کی بات کرو



Marfat.com



دراصل کائنات کا پہلا اصول ہے
دھرتی پہ آخری جو خدا کا رسولؐ ہے

دیکھو، تو اک کتاب بھی اُس نے پڑھی نہیں
سوچو، تو آگہی کا مکمل سکول ہے

اُس نے تمام عمر سہی ہیں مصیبتیں
رحمت کا جس کے دم سے جہاں میں نزول ہے

صورت پہ بھی فریفتا ہوتا ہے اک جہاں
پر اُس آپؐ کی بارگاہ میں سیرت قبول ہے

اک نعت کے سوا مرے دامن میں یا نبیؐ
اعمال کے ببول ہیں، اشکوں کی دھول ہے

عاطفؔ اگر نصیب ہو اُس در کی حاضری
پھر اِس کے بعد کوئی بھی خواہش فضول ہے

OOOOO



Marfat.com



مری کشتِ جاں پہ ہیں مہرباں، سبھی راحتیں، ترے نام سے
مجھے ناز ہے کہ ہوئی ہیں سب، یہ عنایتیں، ترے نام سے

مرے پھول تھے کہ ببول تھے، مرے خواب عکسِ فضول تھے
مِلیں نکہتیں، کھلیں رنگتیں، ہوئیں برکتیں، ترے نام سے

مری ذات تیرہ و تار تھی، مری بات موجِ غبار تھی
مری ذات میں مری بات میں، ہوئیں وسعتیں، ترے نام سے

نہ گلاب تھا، نہ سحاب تھا، کوئی ضابطہ نہ نصاب تھا
مرے ذوق کو، مرے شوق کو، ملیں ہمتیں، ترے نام سے

نہ جمال تھا نہ کمال تھا، مرے دل میں خوفِ زوال تھا
پہ مرے نصیب پہ اک جہاں کو ہیں حیرتیں، ترے نام سے

کہیں نام تھا، نہ مقام تھا، میں تو خواہشوں کا غلام تھا
میں بدل گیا، میں سنبھل گیا، ملیں رفعتیں، ترے نام سے



Marfat.com



اِک اِک حرف ستارا ہو — گر مقبول ہمارا ہو

لفظوں میں ہو سیرابی — لہجوں میں وہ دھارا ہو

دل ہو آنکھ اور آنکھ ہو دل — ذِکر کے ساتھ نظارا ہو

تُو ہے نور کا سر چشمہ — دُور مرا اندھیارا ہو

تیری عطا و رحمت کا — دیس مرا گہوارا ہو

عزت، جان و مال کی ہو — تُو جو ان سے پیارا ہو

ہر گز ڈوب نہیں سکتا — تُو نے جسے اُبھارا ہو

جھکیں تکونیں اور صلیب — اُونچا چاند ستارا ہو

میں ہُوں، عجز اور آنسو ہوں — شب ہو، تیرا دوارا ہو

حشر بھنور میں عاطِف کا

شافع، ترا سہارا ہو



Marfat.com



تجھ سے ہے دُور جو یہ چاہنے والا تیرا
اِس کی حسرت ہے فقط جلوۂ یکتا تیرا

تجھ کو پالا ہے مشیّت نے عجب ناز کے ساتھ
کہکشاں راہ گزر ، چاند کھلونا تیرا

میرا ایماں ہے شبوں میں ہی بھٹکتی رہتی
بزمِ ہستی میں جو ہوتا نہ سویرا تیرا

Marfat.com

قابلِ عزّت و تکریم ہیں اصحابؓ ترے
لائقِ فخر و ستائش ہے گھرانا تیرا

اور تو اور ، حرا نے بھی فضیلت پائی
اس کی خلوت میں ہوا جب سے بسیرا تیرا

نہیں پیغام الٰہی کو سمجھنا مشکل
دل اگر پیشِ نظر رکھتا ہو اُسوہ تیرا

تجھ کو خالق نے رفعنا کی ہے رفعت بخشی
نطقِ مخلوق سے کیسے ہو احاطہ تیرا

پارساؤں کی ہو محرابِ☆ جبیں اور حسیں
مجھ کو گنہگار کو کافی ہے حوالہ تیرا



☆ محراب۔ نقشِ سجدہ کے معنوں میں پنجابی لفظ ہے۔ میں اس کا اردو میں استعمال جائز سمجھتا ہوں۔

Marfat.com



سیاہی پر سپیدا معتبر ہے
مجھے اُن کا حوالہ معتبر ہے

جو گزرے زندگی میں اُن کی رہ پر
فقط ، وہ ایک لمحہ معتبر ہے

مزیّن ہے جو اُن کے نقشِ پا سے
حقیقت میں وہ رستہ معتبر ہے

مرے نزدیک عمرِ جاوداں سے
اِک اُن کا خواب آنا معتبر ہے

Marfat.com

ہزاروں تاجدارانِ جہاں سے !
وہ تنہا کملی والا ، معتبر ہے

سبھی نبیوںؑ کے بعد آیا وہ لیکن
سبھی نے اُس کو مانا معتبر ہے

صلیبوں اور تکونوں سے زیادا
نبیؐ کا چاند تاراَ معتبر ہے

ہے اِک دھوکا نئی روشن خیالی
محمدؐ کا اُجالا معتبر ہے

خدا کی رحمتوں کے بعد عاطفؔ
فقط اُن کا سہارا معتبر ہے



Marfat.com



مرے پاس حرفِ دُعا بھی ہے، مرے پاس حُسنِ نوا بھی ہے
یہ کرم ہے ربِّ کریم کا ، یہ مرے نبیؐ کی عطا بھی ہے

یونہی دیکھنے میں غریب ہوں ، میں بڑا بلند نصیب ہوں
مجھے ذوقِ حکمِ شہی بھی ہے ، مجھے شوقِ عرضِ گدا بھی ہے

وہ علاج رنج و ملال کا ، وہ جواب سب کے سوال کا
وہ فرازِ فقر پہ خیمہ زن ، وہی بادشاہِ عطا بھی ہے

وہی ابتدائے گمان بھی ، وہی انتہائے یقین بھی
وہ نصیبِ صبحِ ازل بھی ہے ، وہ نصابِ شامِ فنا بھی ہے

مری عاجزی ، مری خامشی ، مرے شعر ہیں مری حاضری
جو قبول ہو مری حاضری ، مری شاعری کو بقا بھی ہے



Marfat.com

عیدِ میلاد النبیؐ



کیوں نہ دل افروز ہو یہ عیدِ میلادالنبیؐ
ہے مبارک اِس کا ہر پل اور اِس کی ہر گھڑی

ظلم کے سائے مٹے تھے آج کے دن دوستو
جہل کے بادل چھٹے تھے آج کے دن دوستو

آج کے دن پستیوں کو رفعتیں بخشی گئیں
آج کے دن بے کسوں کو خلعتیں بخشی گئیں

آج ہی ایقان کی مشعل جلی تھی دہر میں
آج ہی بادِ صبا کھل کر چلی تھی دہر میں

تارے جھک کر کہہ رہے تھے ، ہو مبارک اے زمیں
تو نے پائی سب سے برتر نعمتِ عرشِ بریں

Marfat.com

دینِ حق کے آخری پیغامبرؐ پیدا ہوئے
حق پرستوں کے حقیقی راہبر پیدا ہوئے

نفرتوں کے قافلے کو دہر سے رخصت کیا
آپؐ نے پیغام یہ سارے زمانے کو دیا

دوسروں کے کام آنا ہے بنائے بندگی
اور حقیقت میں یہی ہے مدعائے زندگی

ایک ہیں خوشیاں سبھی کی اور غم بھی ایک ہیں
ہاں مگر برتر ہیں وہ ، جو تم میں سب سے نیک ہیں

اور کہا رہنا سدا راہِ وفا پر گامزن
پیار کا اُسلوب رکھنا اور اُخوت کا چلن

اِس طرح اک دوسرے کی تم کو غم خواری رہے
فکر ملّت کی تمہیں ہر چیز سے پیاری رہے

Marfat.com

زندگی بھر تم میں ہر اک کو قضا کی فکر ہو
مرتے دم تک سب کے لب پر بس خدا کا ذکر ہو

دے کے مولا کا ہمیں پیغام ، وہ رخصت ہوئے
اوّل و آخر بتا اسلام ، وہ رخصت ہوئے

پہلے پہلے تو کیا اسلام پر ہم نے عمل
رفتہ رفتہ ہم نے اپنی راہ لی پھر سے بدل

رنگ غیروں کا ہمیں یوں دن بہ دن بھاتا رہا
دبدبا دُنیا پہ جو قائم تھا وہ جاتا رہا

یوں بھلا بیٹھے خدا کا آخری پیغام بھی
بیچ ڈالا اپنے مطلب کو خدا کا نام بھی

تفرقے ، فتنے ، تشدّد ، آج ہم میں عام ہیں
دوستو ! تم ہی کہو یہ پہلوے اسلام ہیں؟

Marfat.com

ہم میں کیوں اِک دوسرے کی آج غم خواری نہیں
اپنے مطلب کے سوا کیوں کوئی شے پیاری نہیں

نے حیا آنکھوں میں ہے، نے دل میں دولت درد کی
سوچ ملّت کی نہیں، ہے سوچ اب تو فرد کی

ہم خدا کی راہ پر مرتے تو ہیں، چلتے نہیں
آنکھ سے روتے تو ہیں، دل سے عمل کرتے نہیں

لب پہ ہے اسلامؑ، سینے میں سیاہی بُغض کی
ہم مناتے ہیں بھلا کس منہ سے میلادِ نبیؐ؟

حق تو یہ ہے آج اپنے آپ سے مانگیں حساب
آج کے دن کو بنا لیں اپنا یومِ احتساب

آؤ سب یک جان ہو کر، آج یہ کھائیں قسم
چھوڑ دیں نفرت تشدّد کے غلط رستے کو ہم

Marfat.com

اپنی خوشیاں ، اپنے غم ، آپس میں پھر بانٹیں گے ہم
داستانِ عہد رفتہ پھر سے دُہرائیں گے ہم

راہِ حق پر ، پھر اُسی جذبے سے ہم ہوں گامزن
ہر چلن کہلائے ، عزت اور عظمت کا چلن

ہر کوئی اک دوسرے سے اس قدر مانوس ہو
دوسروں کا دُکھ ہمیں خود اپنا دُکھ محسوس ہو

عیدِ میلادالنبیؐ کا حق ادا ایسے کریں
اپنی اپنی راہ چھوڑیں ، ایک رستے پر چلیں

چھوڑ کر بہرِ خدا ہر خوئے دار و گیر ہم
کاش بن جائیں بِحَبلِ اللّٰہ کی تفسیر ہم



Marfat.com



دھڑکن کی روانی کا قرینہ ہے مدینہ
احساس انگوٹھی کا نگینہ ہے مدینہ

ہے سمت نما اِس کو ، درودوں کا تلاطم
جذبوں کے سمندر میں سفینہ ہے مدینہ

لاتی ہے صبا اب بھی وہاں سے وہی خوشبو
گویا مرے آقاؐ کا پسینا ہے مدینہ

ہر شب ہے مری گنبدِ خضرا سے مزیّن
صد شکر ، مرا نورِ شبینہ ہے مدینہ

ہاں صدقِ ابوبکرؓ کا بھی بام وہی ہے
ہاں فقرِ ابوذرؓ کا بھی زینہ ہے مدینہ



Marfat.com

وہ ایک لمحہ



ازل سے تا ابد
لاکھوں
کروڑوں
ان گنت لمحے
رقم ہیں ہر زمانے کی جبیں پر

مگر
اُس ایک لمحے کے علاوہ
جس میں ایک انساںؐ نے پائی
قابَ قوسین تک پہنچ کر
خدا سے ہم کلامی کی سعادت !

ازل سے تا ابد پھیلے ہوئے
اِن سارے لمحوں میں
فقط وہ ایک لمحہ معتبر ہے

OOOOO

Marfat.com



رہنمائے کامل ہے ، ذات بے مثال اُن کی
تیرگی میں مشعل ہے بات باکمال اُن کی

اُن کے نامِ نامی سے فیض ہر طرح پایا
دُکھ میں لے کے ڈھال اُن کی، سُکھ میں لے کے شال اُن کی

ہیں گواہ طائف کے اب بھی وادی و کہسار
عزم تھا بلند اُن کا ، جاں تھی گو نڈھال اُن کی

ہجرتِ مدینہ ہو یا کہ فتحِ مکہ ہو
عاجزی عظیم اُن کی ، برتری کمال اُن کی

Marfat.com

صبر جن کا ملجا تھا ، فقر جن کا ماوا تھا
سب پہ ہوگئی ثابت برتری مآل اُن کی

خواہشوں میں یہ خواہش ، حسرتوں میں یہ حسرت
خواہشِ قدم بوسی ، حسرتِ وصال اُن کی

سوچ کو لکھیں کیسے ، حق ادا کریں کیسے
ذکر ہے کٹھن اُن کا ، نعت ہے محال اُن کی

گر نہ شرک ہو عاطفؔ ، برملا یہ کہہ دوں میں
پُوجنے کے قابل ہے ذات بے مثال اُن کی



Marfat.com



چاند سے اچھا ، پھول سے پیارا نام ترا
ہر مشکل میں بنے سہارا نام ترا

رستے کی ہر اُلجھن کا حل ترا درود
منزل کا سُچا لشکارا نام ترا

خالق کی بھی راج دلاری ذات تری
خلقت کو بھی جان سے پیارا نام ترا

سچ سے سچے ، شہد سے میٹھے بول ترے
دُکھ کا دارو ، غم کا چارا ، نام ترا

Marfat.com

میری عقیدت ، میری محبت ، میرا مان
تیری رحمت ، تیرا اشارا ، نام ترا

سایہ افگن نیلی چادر دھرتی پر
اُس پہ کشیدہ چاند ستارا نام ترا

بھادوں کی چھاؤں سے بہتر ترا خیال
مگھر پوہ کی دھوپ سے پیارا نام ترا

محروموں کی خوشحالی تیرا منشور
سانجھے پیار سلوک کا نعرہ ، نام ترا

بدعملی کا چپّو ، بھنور ، کنارا دُور
ہے عاطِف کا کھیون ہارا ، نام ترا



Marfat.com



ہُوے جس سے شگفتہ پھول ، اُس گفتار کے صدقے
تری صورت ، تری سیرت ، ترے کردار کے صدقے

تھی تجھ سے پیشتر بھی ، پر نہ ہونے کے برابر تھی
محبت کو ملی عظمت ، ترے افکار کے صدقے

مہ و انجم تری تابانیِ رُخ سے ہیں شرمندہ
گل و لالہ پسینے کی ترے ، مہکار کے صدقے

کبھی کل کے لیے زادِ ضرورت گھر نہیں رکھا
ترے تقوے ، تری ہمّت ، ترے ایثار کے صدقے

Marfat.com

ہُوا کوئی نہ آزردہ کبھی تیرے تکلم سے
تری پاکیزہ فطرت ، دلنشیں اطوار کے صدقے

جہاں پھرتا تھا تُو اکثر ، جہاں رہتا تھا تُو اکثر !
میں اُن گلیوں کے صدقے ، اُن دَر و دیوار کے صدقے

جو تیرے ہاتھ کے شایاں ، جو تیرے سر کی زینت تھی
میں اُس تلوار کے صدقے ، میں اُس دستار کے صدقے

ترے در سے 'نہیں' ہوتی نہیں ہے نوعِ انساں کو
میں تیری شان پر قرباں ، ترے معیار کے صدقے

غموں کی دھوپ سے ہر ہر قدم مجھ کو بچایا ہے
تری یادوں کے خوش کن سایۂ دیوار کے صدقے

فقط نعتِ محمدؐ ہی کا یہ اعجاز ہے عاطفؔ
بلاغت ہو رہی ہے خود مرے اشعار کے صدقے



Marfat.com



یقین و عزم و استقلال، سب اُس در سے پایا ہے
ہدا کا راستہ سب نے اُسی رہبر سے پایا ہے

ہُوے جس کے تبسم کی ضیا سے ضوفشاں تارے
سحر نے بھی اُجالا اُس رُخِ انور سے پایا ہے

حِرا کو اذنِ گویائی ملے تو سب کو بتلائے
کہ اُس نے لطف کیا کیا خلوتِ طاہر سے پایا ہے

خدا کی عظمتیں تو ماورا ہیں فکرِ انساں سے
مگر اُن کا نشاں ، اُس دل نشیں پیکر سے پایا ہے

Marfat.com

جو نشّا ساری دنیا کے نشوں سے بھی نشیلا ہے
وہ نشّا میں نے ذکرِ ساقیِ کوثر سے پایا ہے

قلم قرطاس ، جس کی ترجمانی کر نہیں سکتے
تعلق اُن سے ایسا روح کے اندر سے پایا ہے

وفورِ صبر پایا زائرِ طائف کی سیرت سے
مذاقِ عاجزی کونین کے سَرور سے پایا ہے

جسے میں نے فقط خوابوں یا تصویروں میں دیکھا ہے
عقیدت کا مزا اُس گنبد و منبر سے پایا ہے

متاعِ جاں سے بڑھ کر ہے مجھے نعتِ نبیؐ ، عاطفؔ
شعورِ نعت میں نے سیرتِ اطہر سے پایا ہے



Marfat.com



جو منفرد ہو زمانے بھر میں ، حضورؐ ایسا نکھار چاہوں
بلالؓ حبشی سا عشق مانگوں ، اویس قرنیؒ سا پیار چاہوں

یہاں جو مانگوں ، تو صرف تیری عنایتوں کی بہار مانگوں
وہاں جو چاہوں ، تو صرف تیری شفاعتوں کا حصار چاہوں

اُداس اندھیرا حلیف میرا ، سکوتِ صحرا حبیب میرا
تبسّمِ ماہتاب مانگوں ، ترنّمِ آبشار چاہوں

مجھے ملا ہے یہ طور کیسا ، نصیب کیسا ، یہ دَور کیسا
جو اَشک مانگوں تو نقد پاؤں ، جو قہقہے تو اُدھار چاہوں

طلب کا ہرگز نہیں سلیقہ ، مگر میں سائل ہوں تیرے در کا
ثواب لمحوں کی انجمن میں ، گلاب لفظوں کے ہار چاہوں

ہو نقش ایسا بھی ثبت مجھ سے ، حضورؐ نقشِ دوام ٹھہرے
ہُوا تھا حسّانؓ کو عطا جو ، میں نعت میں وہ وقار چاہوں

OOOOO



Marfat.com



مری خوش بخت آنکھوں میں کبھی وہ خواب تھے جھلکے
ستارے ضوفشاں تھے ساتھ اپنے ماہِ اکمل کے

اُسے کیا دھوپ کا دھڑکا ، اُسے کیا حبس کا خدشہ
کہ جس پر مہرباں ہو جائیں سائے سبز بادل کے

یہ اُن کے نام کا ہے فیض ، اُن کے ذکر کا صدقہ
مرے بارِ گراں ہوتے گئے رائی سے بھی ہلکے

یہ اندازِ کرم ہے خوب صورت ، دلنشیں کتنا !
کہ اشکِ غم مری پلکوں پہ آئے ، پر نہیں ڈھلکے

ہے نازاں وقت اُن لمحوں پہ اب بھی ، جن میں جھلکے تھے
ترے احبابؓ کے جلوے ، ترے اصحابؓ کے حلقے

میں اُن کے سایۂ رحمت میں جب سے آ گیا عاطفؔ
مری جانب بڑھے جو رنج، لوٹے ہاتھ مَل مَل کے

OOOOO



Marfat.com



اُن کی آمد سے ہی چمکا ماہتابِ زندگی
پیشتر اُن کے کہاں تھی ، آب و تابِ زندگی

کوہساروں سے بھی پھُوٹے چشمے، اُن کے فیض سے
ریگزاروں میں بھی مہکے ہیں گلابِ زندگی

اُن کے قول و فعل میں آیا نہیں کوئی تضاد
میرے آقاؐ نے لکھی ہے یوں کتابِ زندگی

Marfat.com

جاودانی کے لیے ہے شرط ، عشقِ مصطفیٰ
اور ذکرِ مصطفیٰ ٹھہرے ، نصابِ زندگی

رنج و غم ہو جائیں خارج ، قسمتوں کے باب سے
سیرتِ احمدؐ جو ٹھہرے ، انتخابِ زندگی

کاش ، ہو لب پر ہو درود اور سامنے آقاؐ بھی ہوں
جب قریب آئے غروبِ آفتابِ زندگی

اُن کے ہی صدقے ہیں عاطفؔ، گُن کی ساری رونقیں
ہے اُنہی کے نام بے شک ، اِنتسابِ زندگی



Marfat.com

کاش ایسا ممکن ہو



کبھی میسّر
ہوں چند لمحے
جو سبز گنبد کے زیرِ سایہ
تو آنسوؤں کی زباں میں
اپنے خدا سے یہ التجا کروں گا
کہ، اس سے آگے

نہ ذہن سوچے
نہ آنکھ دیکھے
نہ لب ہلیں اور
نہ ہاتھ لکھیں
نہ پاؤں اُٹھیں!
بس اِس سے آگے وہ نیند آئے
جو دائمی ہو

Marfat.com

ریاضِ جنت میں جلوہ فرما
حضورِ والا کی انجمن کی جو رہگزر ہو
میں ٹھہروں اُس کا حقیر ذرّہ
ہر ایک رہرو سے بوسۂ پا کی بھیک مانگوں

گزرنے والوں کا بوسۂ پا نصیب ٹھہرے!
تو کیا عجب ہے
کہ میری بخشش قریب ٹھہرے !
تو کیا ہی بہتر نصیب ٹھہرے
تو کیا ہی بہتر نصیب ٹھہرے !!



Marfat.com



اے کاش ! اِس طرح بھی کبھی تیری نعت ہو
حُسنِ عمل بھی حُسنِ تمنا کے ساتھ ہو

نبضیں چُھٹیں تو کلمۂ حق ہو زبان پر
آنکھیں مُندیں تو سامنے تیری ہی ذات ہو

ہر آنکھ بارگاہِ رسالت میں ہو جھکی
ہر دل کو صرف عشقِ محمدؐ کی گھات ہو

Marfat.com

آئے جو سوچ ذہن میں ، ہو سوچ آپؐ کی
گر ہو زباں پہ بات ، محمدؐ کی بات ہو

گزرے زہے نصیب ، اگر زندگی یونہی
مکّے میں دن کٹے تو مدینے میں رات ہو

یارب ! درِ نبیؐ پہ کہوں کوئی نعت میں
مجھ بے برات کی کبھی یہ بھی برات ہو

اُنؐ کی شفاعتوں کا مگر لطف اور ہے
عاطفؔ ! ہزار فردِ عمل سے نجات ہو



Marfat.com



نہ دِن کا خوف ہے آقاؐ ، نہ رات کا ڈر ہے
ترے کرم کا دو شالہ ہمارے سر پر ہے

جکارتہ سے مراکش تلک ہر اک ذرّہ
تری دُعاؤں کی تنویر سے منوّر ہے

حرا کی سمت سے آتا ہوا ہر اِک جھونکا
ابھی تلک ترے انفاس سے معطّر ہے

Marfat.com

سبب نزاع کا باتیں ہزار ہیں ہم میں
مصالحت کو فقط تیری ذات محور ہے

اَبد میں حق ہے ہمیں آرزوئے جُرعہ کا
ازل سے تیرے حوالے سبیلِ کوثر ہے

تری بتائی ہوئی راہ سے ہٹے کیا ہم
زمانے بیت چلے ، تیرگی مقدر ہے

میں جب بھی چاہوں لکھوں ،نعتِ مصطفیٰ ، عاطِف
درخت سوچ کا میری بڑا ثمرور ہے



Marfat.com



ترے اوصاف عالی کس طرح تحریر میں آئیں
سبھی اچھے مناظر کیسے اِک تصویر میں آئیں

تری بخشش بہاروں پر خزاں کیسے مسلط ہو
نہیں ممکن ، چٹانیں خوف کی زنجیر میں آئیں

وہی الفاظ ہیں زندہ ، وہی اشعار تابندہ
جو تیری شان اور کردار کی تفسیر میں آئیں

نظر آتے ہیں جو اَب تک فقط خوابِ تمنا میں
جو تیرا حکم ہو ، منظر وہ سب تعبیر میں آئیں

چُھپاتا ہوں زمانے سے جو دُکھ ، تجھ کو سنا پاؤں
کبھی لمحات ایسے بھی مری تقدیر میں آئیں

نگینوں کی طرح چمکیں شکستہ لفظ عاطِفؔ کے
اگر نورِ نبیؐ کے حلقۂ تنویر میں آئیں



Marfat.com



ملتا نہ در جو آپؐ کا ، جاتا کہاں کہاں
انساں جہاں میں ٹھوکریں کھاتا کہاں کہاں

صد شکر ، مل گئی تری سیرت کی روشنی
میں ناز معصیت کے اُٹھاتا کہاں کہاں

صدشکر ، در ہے آپؐ کا ، ورنہ جہان میں
آنسو ، گناہ گار بہاتا کہاں کہاں

صدشکر ، سن لی آپؐ نے ورنہ میں عرضِ غم
کِس کِس کو اِس جہاں میں سناتا کہاں کہاں

صد شکر ، اے سخیؐ ! تری چوکھٹ ہوئی نصیب
ورنہ صدا فقیر لگاتا کہاں کہاں

عاطِفؔ نہ ہوتا گنبدِ خضرا جو دھیان میں
موتی عقیدتوں کے سجاتا کہاں کہاں



Marfat.com

تاجدارِ حرم



ہے ہمارا بھرم تیری چشمِ کرم
ہو میسّر اگر درد ہو جائے کم
دُور ہوں رنج و غم
ختم ہوں سب الم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

ایک لمبا سفر ایک مشکل ڈگر
سب کے درپیش ہے اور سب بے خبر
پوجتے ہیں مگر
خواہشوں کے صنم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

Marfat.com

آرزو کا جہاں ہے دھواں ہی دھواں
چھن گئیں منزلیں لُٹ گیا کارواں
ہم سراپا زیاں
ہم شکستہ قدم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

بے اماں راستے بد گماں قافلے
ٹوٹتے حوصلے بے محل فیصلے
ہیں یہی سلسلے
خدشۂ بیش و کم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

آج کے چارہ گر بے بصر بے ہنر
پھونک دیتے ہیں گھر لُوٹتے ہیں نگر
اِن کے اُونچے یہ سر
کاش ہو جائیں خم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

Marfat.com

راہِ حق پر بہم چلنے والے بھی کم
کچھ یہ ماحول بھی ڈگمگائے قدم
تو کرے جو کرم
ہوں یہ ثابت قدم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

راہ پُر خار ہے طعنِ اغیار ہے
روح بے زار ہے سوچ بیمار ہے
بولنا بار ہے
کانپتا ہے قلم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

کتنی رفعت تری کتنی سطوت تری
جادۂ وقت پر ہے قیادت تری
پھر بھی اُمت تری
کیوں ہے تصویرِ غم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

Marfat.com

عرض منظور کر نفرتیں دُور کر
چاہتوں سے ہر اک دل کو معمور کر
بُقعۂ نور کر
تجھ کو اپنی قسم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

تیرا لطف و عطا سوچ سے ماورا
میرے احساس کو روشنی کر عطا
بھر دے کاسا مرا
پونچھ دے چشمِ نم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

سوز دے ساز دے حسنِ آواز دے
طائرِ ذوق کو شوقِ پرواز دے
ایسا انداز دے
پہنچے سُوئے حرم
تاجدارِ حرم
تاجدارِ حرم

OOOOO

Marfat.com



کوئی کیا لکھے گا اُن کی سیرت و اخلاق پر
جن کا اُسوہ نقش ہے قرآن کے اوراق پر

کوئی جھوٹا اُن کی سچائی کو مدھم کیا کرے
زہر اثر انداز ہو سکتا نہیں تریاق پر

کس طرح کس کس حوالے سے کریں اُن کی ثنا
اُن کے منظر ان گنت ہیں ، فکر کے آفاق پر

Marfat.com

اُن کی آلؓ اور ہر صحابہؓ پر ہوں پیہم رحمتیں
برکتیں ہوں دائمی اُن کے سبھی عشاق پر

نعت اُن کی شان کے شایاں کوئی لکھے گا کیا
کون اُتر سکتا ہے پورا اُن کے استحقاق پر

جس کو سینوں میں بسانا تھا ، عمل کے واسطے
ہم نے وہ قرآں سجا رکھا ہے گھر کے طاق پر

اب بھی پا سکتے ہیں عاطفؔ عظمتِ گم گشتہ ہم
گر عمل دل سے کریں ، اُن کے دیے اسباق پر



Marfat.com



لعل سے کم بھی اگر ہو تو گہر ہوتا ہے
اُن کے قدموں میں جو ذرّہ ہو ، وہ زر ہوتا ہے

وسعتِ عرش تلک اُس کا گزر ہوتا ہے
اُن کا پروانہ کہاں خاک بسر ہوتا ہے

جس کی قسمت میں لکھی جاتی ہے معراجِ سخن
نعت گوئی کا عطا اُس کو ہنر ہوتا ہے

Marfat.com

نعت کی پاک فضاؤں میں مرا طائرِ فکر
پَرکشا ، نغمہ سرا ، شام و سحر ہوتا ہے

میری سوغاتِ عقیدت بھی ہے شامل اُن میں
جن ہواؤں کا مدینے سے گزر ہوتا ہے

تُو وہ محرم ، کہ مسخر ہے فلک تیرے لیے
کہ دو نیم ایک اشارے سے قمر ہوتا ہے

نعت کہتا ہوں تو عاطفؔ مجھے ہوتا ہے گماں
اُن کے روضے پہ خمیدہ مرا سر ہوتا ہے



Marfat.com



وہی منبر وہی محراب آئے
مجھے اکثر یہی اک خواب آئے

اُسی سورج سے لے کر کچھ شعاعیں
زمانے میں کئی مہتاب آئے

تِری شانِ عطا ساحل پہ لائی
ڈبونے کو بہت گرداب آئے

مرے آقاؐ! تُو زرخیزی کا منبع
اِدھر بھی موسمِ شاداب آئے

Marfat.com

تری رحمت کے سیلِ بے کراں میں
مری ہستی بھی زیرِ آب آئے

نبیؐ کے شہر ، تیری پاک خوشبو
خدا شاہد ، سُوئے پنجاب آئے

ترے در کی زیارت کی تمنّا
مجھے کرتی بہت بے تاب آئے

ترا اُسوہ بھی ہے گویا صحیفہ
کہ جس میں سب کرم کے باب آئے

نبیؐ کی سیرتِ اطہر سے عاطِفؔ
سبھی کو زیست کے آداب آئے



Marfat.com



ہو جائے اُمر یہ خاک بسر ، سرکارِ دو عالم سیدنا
چوکھٹ پہ جگہ مل جائے اگر ، سرکارِ دو عالم سیدنا

ہو اپنے نصیبوں پر نازاں ، اور باعثِ رشکِ کاہکشاں
یہ دل ہو جو آپ کی راہ گزر ، سرکارِ دو عالم سیدنا

کب ابرِ عنایت برسے گا ، پھل پھول کو ، کب تک ترسے گا
ہم خستہ تنوں کے من کا شجر ، سرکارِ دو عالم سیدنا

پہلے تو رہوں میں پتھر تھے ، محصور ہے اب دیواروں میں
اُمت پہ ہو اِک رحمت کی نظر ، سرکارِ دو عالم سیدنا

Marfat.com

مخلوق اور خالق میں آقاؐ ، اِک آپؐ وسیلہ ٹھہرے ہیں
جُز آپؐ کے در ، ہم جائیں کدھر، سرکارِؐ دو عالم سیدنا

شاموں کی شفق کا ہر منظر ، ہے آپ کے جلووں کا پرتو
ہے آپؐ کا صدقہ نورِ سحر ، سرکارِؐ دو عالم سیدنا

سب جھرمٹ چاند ستاروں کے،سب جھونکے مست بہاروں کے
ہیں آپؐ کی خوشبو سے خوش تر ، سرکارِؐ دو عالم سیدنا

ہے آپؐ کی نسبت ناز مرا ، ہے آپؐ کی نعت اعزاز مرا
کافی ہے مجھے یہ زادِ سفر ، سرکارِؐ دو عالم سیدنا

عاطِفؔ ہو کہ جامؔی و بوصیرؔی ، جگنو ہو کہ نجم و شمس و قمر
سب آپؐ کے ہیں دریوزہ گر ، سرکارِؐ دو عالم سیدنا



Marfat.com



کلفتیں ، بنتی گئی ہیں راحتیں ، مت پوچھیے
مدحتِ خیر البشرؐ کی برکتیں ، مت پوچھیے

لذّتیں ڈھل ہی نہیں سکتیں کبھی الفاظ میں
اک مطہّر خواب کی وہ ساعتیں ، مت پوچھیے

بن گئے پتھر نگینے ، کھل اُٹھے صحرا میں پھول
اسمِ ختم المرسلیںؐ کی نکہتیں ، مت پوچھیے

Marfat.com

کہ رہی ہیں سیرت و تاریخ کی ساری کتب
ہم ہیں عاجز ہم سے اُن کی عظمتیں ، مت پوچھیے

اُن کے پاک انفاس کی ممنون ہے اب بھی صبا
عالمِ ہستی پہ اُن کی رحمتیں ، مت پوچھیے

نام بھی پایا ، شرف بھی ، آگہی بھی ، سوز بھی
مجھ پہ آقاؐ کی ہیں کتنی شفقتیں ، مت پوچھیے

بے ہنر بے علم عاطِفؔ ، اور سعادت نعت کی
اِس پہ ہیں جو اِک جہاں کو حیرتیں ، مت پوچھیے



Marfat.com



راتیں اُس کی ہیں، دن اُس کے ہیں، زمانے اُس کے
ہر زمانے کے لبوں پر ہیں ، ترانے اُس کے

ہر زمانے کے دریچوں میں اُجالا اُس کا
ہر زمانے کے تصرّف میں خزانے اُس کے

بات سے اُس کی بلاغت کو ملی ہے معراج
ہاتھ چومے ہیں سدا لطف و عطا نے اُس کے

حُسنِ فطرت نے اُسے آپ بنایا ہے حسیں
ذکر ارفع کیے خود آپ خدا نے ، اُس کے

Marfat.com

تذکرے اُس کے اُفق تا بہ اُفق پھیلے ہیں
گیت چھیڑے ہیں بہر سمت صبا نے ، اُس کے

آرزوؤں کی دھنک اُس کی جھلک سے جھلمل
حاصلِ زیست فقط خواب سہانے ، اُس کے

زندگی ، خاک نشینی میں بسر کی لیکن
خاک سے دُور ، بہت دُور ٹھکانے اُس کے

تاجدارانِ جہاں سے ہمیں لینا کیا ہے
ہم تو عاطِف ہیں نمک خوار پرانے ، اُس کے



Marfat.com

...... تو نعت ہو



یوں انجمن عمل کی سجاؤں ، تو نعت ہو
غم دوسروں کے ہنس کے بٹاؤں، تو نعت ہو

بکھرے ہوؤں کو ایک بناؤں، تو نعت ہو
بھولے ہوؤں کو راہ دکھاؤں، تو نعت ہو

اوروں کو تیرگی سے بچانے کے واسطے
شمعِ حیات اپنی جلاؤں، تو نعت ہو

در پیش مشکلات ہوں خواہ کس قدر مگر
کرلوں جو عہد اس کو نبھاؤں، تو نعت ہو

آزردہ ہو نہ میری کسی بات سے کوئی
ناراض ہو جو کوئی مناؤں، تو نعت ہو

Marfat.com

اپنی خوشی میں کر لوں کسی اور کو شریک
محروم کو گلے سے لگاؤں، تو نعت ہو

میرا کلام ہر دُکھی دل کا ہو ترجماں
میں اُن کی دھڑکنوں میں سماؤں، تو نعت ہو

قانع رہوں میں حاصلِ محنت پہ ہی سدا
احساں نہ اہلِ زر کا اُٹھاؤں، تو نعت ہو

ہوں اُن کی پیروی میں ہی قول و عمل مرے
یوں سنتِ حضورؐ نبھاؤں، تو نعت ہو

چھوڑوں نہ بھول کر بھی بزرگوں کا احترام
چھوٹوں کو شفقتوں سے لبھاؤں، تو نعت ہو

اہلِ جہاں کے نقد و نظر سے نہ ڈر سکوں
اُسوہ ترا مثال بناؤں، تو نعت ہو

عاطفؔ میں ریگزارِ جہاں میں خلوص کے
ممکن ہوں جتنے پھول کھلاؤں، تو نعت ہو



Marfat.com



عظمت نشین و رحمت و رفعت کُشا کہوں
ہستی کو اُن کی نعمتِ ربِّ علا کہوں

اُن سا کہاں ہے کوئی بھری کائنات میں
وہ انتخابِ رب ہیں ، انہیں مجتبیٰ کہوں

اُن کے ظہورِ نور سے ظلمت سمٹ گئی
اُن کو شبِ الست کا بدرالدجا کہوں

وہ رب کے بھی قریب ہیں، اُمت کے پاس بھی
بندوں میں اور خدا میں حسیں رابطہ کہوں

نجم و قمر بھی اُن کے ہیں دریوزہ گر ، مگر
سورج کو اُن کے نور کا پہلا گدا کہوں

Marfat.com

جلوہ نما ہیں جس میں مشیّت کی جھلکیاں
پیکر کو اُن کے ایسا تجلّی آئنہ کہوں

فکر و شعور سے جو کبھی طے نہ ہو سکا
کردارِ مصطفیٰؐ کو کڑا مرحلہ کہوں

معراجِ مصطفیٰؐ تو ہے معراجِ زندگی
کیسے میں اِس سفر کو بس اِک واقعہ کہوں

تسخیرِ کائنات کے عقدہ کُشا کو میں
تخلیقِ کائنات کی وجہِ بجا کہوں

اوقاتِ قطرہ کیا ہے سمندر کے سامنے
شایانِ شان اُن کے کہوں میں، تو کیا کہوں

ہوتا ہے میرے سامنے قرآں کھلا ہوا
عاطفؔ میں جب بھی نعتِ حبیبؐ خدا کہوں



Marfat.com



درِ اقدس پہ جانا چاہتا ہوں
کہ میں اب خود کو پانا چاہتا ہوں

مجھے دُنیا نے جی بھر کے رُلایا
مگر اب مسکرانا چاہتا ہوں

زمانے بھر کے مصنوعی تبسم
ندامت میں بہانا چاہتا ہوں

بکھر جاؤں عقیدت کی فضا میں
یہی معراج پانا چاہتا ہوں

Marfat.com

مجھے اپنی طلب کی روشنی دے
اندھیروں کو مٹانا چاہتا ہوں

جو کنگالوں کو کرتی ہے تونگر
وہی خیرات پانا چاہتا ہوں

مجھے شاہوں سے کیا نسبت کہ میں تو
نبیؐ کا آستانہ چاہتا ہوں

مری نسلیں بھی جس کو یاد رکھیں
میں وہ احساں اٹھانا چاہتا ہوں

یہی خواہش، یہی حسرت ہے عاطفؔ
میں اُن کا کہلوانا چاہتا ہوں



Marfat.com



کشورِ زیست کے سلطان ، مدینے والے
رونقِ محفلِ امکان ، مدینے والے

محفلِ عرش میں بھی ذکرِ مبارک تیرا
فرش بھی تیرا ثنا خواں ، مدینے والے

میرے اجداد ، مری آل ، مری جان ، سبھی
ہیں ترے نام پہ قربان ، مدینے والے

صبح کی اوس ، شفق شام کی ، غنچوں کی چٹک
ہے سراسر ترا فیضان ، مدینے والے

Marfat.com

جب ترا نام دُعاؤں میں کیا ہے شامل
کارِ مشکل ہُوا آسان ، مدینے والے

اب رہا جاتا نہیں دُور تمہارے در سے
کیجیے اِس درد کا درمان ، مدینے والے

جی رہے ہیں تری رحمت تری شفقت کے طفیل
یہ ترے سوختہ سامان ، مدینے والے

التجا بھی ہے ، تمنّا بھی ہے ، روزِ محشر
آپؐ سے ہو مری پہچان ، مدینے والے

مجھ سے عاجز سے تری شان بیاں ہو کیسے
کہاں عاطِف کہاں قرآن ، مدینے والے



Marfat.com



نعت گوئی سے مجھے گرچہ بہت رغبت رہی
زندگی بھر نعت کہنے کی مگر حسرت رہی

اُن کی چوکھٹ پر تصوّر میں گزاری ایک شام
گفتگو شب بھر ملائک میں ، مری بابت رہی

آپؐ سے بڑھ کر دیا کس نے محبت کو فروغ
رنج کے بدلے دُعائیں ، آپؐ کی عادت رہی

Marfat.com

آپؐ کے ایثار و صبر و ضبط سے پا کر جلا
مجھ کو عُسرت میں بھی حاصل بے کراں ثروت رہی

مجھ سے عاصی پر کرم فرمائیوں کی حد نہیں
اور اِس پر اِک زمانے کو بڑی حیرت رہی

خاک زادوں پر عیاں کیسے ہو عظمت آپؐ کی
آپؐ کے قدموں تلے تو عرش کی وسعت رہی

اِک سے اِک بڑھ کر کھلے، عاطِفؔ ثنا خوانی کے پھول
پر کسے شانِ نبیؐ سے کچھ ذرا نسبت رہی



Marfat.com

سلامِ عقیدت



وہ جس نے گداؤں کو بخشی سخا
وہ جس نے غلاموں کو رُتبہ دیا
وہ جس سے یتیموں کو شفقت ملی
وہ جس نے فقیروں کو بخشی غنا

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

ہوئے عُقدے حل جس کے افکار سے
مٹے مسئلے جس کے کردار سے
عداوت ہوئی ختم جس کے طفیل
محبت بڑھی جس کی گفتار سے

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

Marfat.com

جسے زندگی کا قرینہ کہیں
جسے علم و فن کا مدینہ کہیں
خلیجِ تمنا کی ہر موج میں
اُمیدوں کا جس کو سفینہ کہیں

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

ملی انبیاؑ کی امامت جسے
ہے زیبا سبھی کی قیادت جسے
نبوّت کا جس پر ہُوا اختتام
ملی ہے مکمل شریعت جسے

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

وہ، ساتھی ہُوے جس کے رشکِ قمر
مخالف کیے، جس نے شیر و شکر
جو دشنام پر بھی دُعا گو رہا
خطاؤں سے کرتا رہا در گزر

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

Marfat.com

وہ ، جس نے نظامِ اخوّت دیا
قبائل کو درسِ محبت دیا
وہ ، جس نے ستم پروروں کو سدا
پیامِ وفا و مروّت دیا

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

جو اپنوں کے ہاتھوں ستایا گیا
جو ہو کر وطن سے پرایا گیا
کبھی رزم میں اور کبھی بزم میں
جسے ہر جگہ آزمایا گیا

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

جسے خوف کوئی ڈرا نہ سکا
جسے لوبھ ، حق سے ہٹا نہ سکا
جسے رنج و غم ، خم نہیں کر سکے
جسے دبدبا بھی دبا نہ سکا

کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

Marfat.com

وہ، تکذیب نے جس سے مانگی پناہ
جو توحید کا سب سے افضل گواہ
وہ، رفعت نہ جس کی بیاں ہو سکے
وہ، جس کی نہ پائی کسی نے اتھاہ

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

جو انسانیت کا ہوا سائباں
جو حقانیت کا بنا نردباں
وہ،جس نے دیا بندگی کو فروغ
وہ،دی جس نے ہر بے اماں کو اماں

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

وہ ،جس کا بصائر میں ڈیرا ہوا
وہ ، سینوں میں جس کا بسیرا ہوا
جہاں کی جہالت بھری رات میں
وہ ، آمد سے جس کی سویرا ہوا

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

Marfat.com

مساوات کا جو ہُوا ترجماں
رہا زیرِ دستوں پہ جو مہرباں
عیاں ہو کے بھی جو رہا ہے نہاں
نہاں رہ کے بھی جو ہُوا ہے عیاں

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے

وہ ، جس کے کرم کو دوامی کہیں
وہ ، جس کے بیاں کو تمامی کہیں
وہ، جس کے سبب کُن کے میلے لگے
جسے زندگی کی سلامی کہیں

کروڑوں سلامِ محبت اُسے
کروڑوں سلامِ عقیدت اُسے



Marfat.com

قابلِ عزت و تکریم ہیں اصحابؓ ترے
لائقِ فخر و ستائش ہے گھرانا تیرا

بابِ منقبت

Marfat.com

نذرِ صدیق اکبرؓ



اُدھر ابتدائے عطا ، اللہ اللہ
اِدھر انتہائے وفا ، اللہ اللہ

ذرا بھی نہ سوچا اور ایمان لایا
یہ عظمت یہ رُتبہ ترا ، اللہ اللہ

وہ ہجرت کے لمحے وہ اِک ثور کی شب
کہے جس پہ غارِ حرا ، اللہ اللہ

Marfat.com

نبیؐ نے کہا تجھ کو ، صدیقِ اکبرؓ
یہ اعزاز تجھ کو ملا ، اللہ اللہ

رہِ حق پہ وارا تھا سارا اثاثہ
تو ہے باَیقیں باوفا ، اللہ اللہ

ہے قرآں بھی تیری صداقت پہ شاہد
ترا اِس قدر مرتبہ ، اللہ اللہ

پسِ خاک بھی ساتھ چھوٹا نہیں ہے
رفاقت کی ہے اِنتہا ، اللہ اللہ

شرف حاضری کا ملے مجھ کو عاطِفؔ
کہاں میں کہاں یہ دُعا ، اللہ اللہ



Marfat.com



ڈھاتے تھے جب حضورؐ پر اہلِ وطن ، ستم
اُس وقت اُن کا مونس و غم خوار کون تھا
مشکل ترین وقت میں بھی دوستو کہو
صدق و وفا کا منفرد شہکار کون تھا



خوشنودیِ خدا کے لیے جنگِ بدر میں
اپنے پسر سے بر سرِ پیکار کون تھا
اور غزوۂ تبوک میں حکمِ رسولؐ پر
جس نے دیا اثاثۂ گھر بار کون تھا



Marfat.com

نذرِ عمرِ فاروقؓ



تیرے ہوتے ہوئے اُمت رہی اِک جان، عمرؓ
تجھ پہ اللہ کا تھا خاص یہ احسان ، عمرؓ

تجھ کو مانگا تھا دُعاؤں میں مِرے آقاؐ نے
اس حوالے سے ہے بے مثل تری شان، عمرؓ

'سنتِ آقاؐ میں چوما ہے تجھے ، اے اسود'
یہ تری بات ہے اِک مصحفِ ایقان ، عمرؓ

Marfat.com

حق پرستوں کے لیے مثلِ صبا اور گلاب
بزمِ باطل کے لیے صرصر و برہان ، عمرؓ

تھا سواری پہ غلام اور ترے ہاتھ میں باگ
تجھ سا دیکھا نہ کوئی صاحبِ فرمان، عمرؓ

پھر سے غیروں کے تسلط میں ہے بیت المقدس
پر کہاں آج کوئی تجھ سا نگہبان ، عمرؓ

فیصلہ جس نے محمدؐ کا نہ مانا ، اُس کو
تیغ تیری نے کیا موت کا مہمان ، عمرؓ

کیوں نہ عاشقؔ کے لیے ہو ترا کردار، مثال
مشعلِ راہ رہا ہے ترا، قرآن ، عمرؓ



Marfat.com

نذرِ عثمانِ غنیؓ



وقفِ اسلام رہی تیری سخاوت ، عثمانؓ
آج تک ہے تری ممنون یہ اُمت ، عثمانؓ

تیری عظمت ، کہ ملا مرتبہؑ ذوالنوّرین
پیکرِ شرم و حیا ، تیری فضیلت ، عثمانؓ

میرے آقاؐ نے ترے نام پہ بیعت لی تھی
اللہ اللہ تری خوبیِ قسمت ، عثمانؓ

Marfat.com

آنکھ کے ساتھ ہُوا کرتا ہے دل بھی پُرنم
پڑھتا ہوں جب تری مظلوم شہادت ، عثمانؓ

وحدتِ اُمتِ مُسلم ہوئی ، پارہ پارہ
کتنی بھاری ہے ترے خون کی قیمت ، عثمانؓ

رُوبرو کیسے نبیؐ کے سرِ محشر ہوگا
ہو تری ذات سے جس کو بھی عداوت ، عثمانؓ

محترم یوں بھی ہے عاطفؔ کے لیے نام ترا
میرے آقاؐ کو رہی تجھ سے محبت ، عثمانؓ

ooooo

Marfat.com

نذرِ علی المرتضیٰؓ



علیؓ کا چلن ہے نصابِ مقدس
علیؓ کی محبت ثوابِ مقدس

کہا خود نبیؐ نے میں ہوں علم کا شہر
علیؓ مرتضیٰ میرا بابِ مقدس

اُن آنکھوں سے کم تر، مہ و مہر، جن پر
نبیؐ نے لگایا لعابِ مقدس

Marfat.com

شجاعت اگر ایک دیوان ٹھہرے
علیؑ اُس کا ہو انتسابِ مقدس

خلافت کے خیمے کو تھاما ہے جس نے
ہے طرزِ علیؑ وہ طنابِ مقدس

اَبد تک نہ جس کو گہن لگ سکے گا
علیؑ تو ہے وہ ماہتابِ مقدس

مفکّر اگر غور سے دیکھیں عاطفؔ
ہے ذاتِ علیؑ ، انقلابِ مقدس



Marfat.com

آخر شہیدِ عشق ہی پاتے ہیں زندگی
یہ راز کربلا سے ہویدا ہے دوستو!

بابِ شہادت

Marfat.com

نیازِ حسینؓ



پھر وہی ماہِ محرّم ، پھر وہی افسردہ من
پھر وہی شامِ غریباں ، پھر وہی رنج و محن

پا تو کی ٹھوکر پہ شاہی رکھ کے اے ابنِ علیؑ
تُو نے اپنایا تھا بالکل اپنے ناناؐ کا چلن

جبر کے آگے رہے سینہ سپر ، حق گو ، سدا
کس نے باندھا ہے مگر ، تیری طرح سر پہ کفن

Marfat.com

کیوں نہ لڑتا، تین دن کا بھوکا پیاسا بھی حسینؑ
ہیبتیں میراث اُس کی، جراتیں اُس کا چلن

ذات سے تیری درخشاں حق پرستی کا شعور
عزم سے تیرے فروزاں حریّت کی انجمن

کون سے بابا نے پھر پایا ہے ایسا خوبرو
کون سی ماں نے جنا پھر ایسا کوئی سیم تن

ہے بس اندازِ عقیدت، ورنہ تیری شان میں
کیا میرا طرزِ تکلم، کیا مِرا رنگِ سخن



Marfat.com

نیازِ حسینؓ



اُس پر رسولِ پاکؐ کا سایہ ہے دوستو
جو دل غمِ حسینؓ میں روتا ہے دوستو

غیروں کے ظلم عام ہیں لیکن وہ کربلا
اپنوں کی بے وفائی کا قِصہ ہے دوستو

نوکِ سناں پہ دی ہے گواہی حسینؓ نے
اسلام سر بلند ہے ، سچا ہے دوستو

آخر شہید عشق ہی پاتے ہیں زندگی
یہ راز کربلا سے ہویدا ہے دوستو

خود ساختہ خداؤں کو سجدہ نہ کیجئے
خونِ حسینؓ آج بھی کہتا ہے دوستو



Marfat.com

نیازِ حسینؓ



ہر سمت سے رواں ہے صدا 'یا حسینؓ' کی
ہر سمت چھا رہی ہے گھٹا 'یا حسینؓ' کی

دامانِ چشم کرتی ہے نم یہ نوائے غم
سینوں کو چیرتی ہے صدا 'یا حسینؓ' کی

ہم کربلائے عصر کے محبس میں قید ہیں
اے کاش، ہو نصیب صبا 'یا حسینؓ' کی

پاتا ہے وہ امان ہر اک رنج و خوف سے
لیتا ہے جو بھی سر پہ رِدا 'یا حسینؓ' کی

ہر گز نہ ہو اذانِ 'علی المددؑ' میں دیر
ہر گز نہ ہو نماز قضا 'یا حسینؓ' کی

عاطفؔ میں صِدق دل سے ہوں حنفی، مگر مجھے
ہر طور ہے پسند ادا 'یا حسینؓ' کی



Marfat.com

شہدائے کربلا کی نذر



یونہی سکوت کب تھا، خیموں کی انجمن میں
تھا جذبۂ شہادت، سجدوں کی انجمن میں

لب پر نہ عذر لائے، جانا ہو جس کو جائے
کہہ کر دیے بجھائے، اپنوں کی انجمن میں

وہ رات جانے کیسے پہنچی تھی انتہا کو
اشکوں کی مشعلیں تھیں، پلکوں کی انجمن میں

گرچہ تھے خود بھی پیاسے، دیتے رہے دلاسے
کوثر رواں ہے جن کے، قدموں کی انجمن میں

Marfat.com

اِک جبر پتیوں کی جانب لُڑھک رہا تھا
اِک صبر سُرخرو تھا ، جذبوں کی انجمن میں

وقتِ زوال تھا وہ ، وقتِ ملال تھا وہ
تیغِ ستم تھی عریاں ، پھولوں کی انجمن میں

ایسی کوئی بہن ہی زینبؓ کا درد لکھے
چھلنی ہو جس کا بھائی ، تیروں کی انجمن میں

کیسے جلے تھے خیمے ، کیسے چھنیں ردائیں
سوچیں تو غم ہی غم ہیں ، روحوں کی انجمن میں

وہ ساعتیں ابھی تک مغموم کر رہی ہیں
تھے بین اور ماتم ، زخموں کی انجمن میں

کب چاند ہنس رہا تھا ، صحرا میں دھنس رہا تھا
تارے بھی رو رہے تھے ، لاشوں کی انجمن میں

تاریخِ غم ابھی تک اُسی موڑ پر کھڑی ہے
صدیاں رُکی ہوئی ہیں ، لمحوں کی انجمن میں

Marfat.com

گالی بنے ہوئے ہیں ، گالی بنے رہیں گے
بد عہد اہلِ کوفہ ، وعدوں کی انجمن میں

وہ تمکنت تو کب کی مٹی میں مل چکی ہے
وہ عاجزی ہے روشن ، تاروں کی انجمن میں

وہ دسترس تو کب کی ، بے دست و پا ہوئی ہے
وہ بے بسی ہے محکم ، عزموں کی انجمن میں

وہ تاج و تخت والے بے نام ہو چکے ہیں
وہ بے اماں ہیں زندہ ، ناموں کی انجمن میں

اِک سجدۂ حسینؑ ، عاطفؔ ہمیں ابد تک
ممتاز کر رکھے گا قوموں کی انجمن میں

آلِ نبیؐ کی چاہت ، رکھے سدا سلامت
عاطفؔ کی شاعری کو ، شعروں کی انجمن میں



فتح صداقت کا حوالہ

یہ دشتِ نینوا ہے

....

اِس جگہ دریا کی لہریں
اپنے کچھ تشنہ لبوں کی تشنگی پر بَین کرتی ہیں
یہاں ہر پھول اپنی پتیوں میں
حلقِ طفلِ شش مہی میں کھبنے والے تیر کی ظالم چبھن محسوس کرتا ہے
یہاں کھلتی ہوئی کلیاں
بُن ہائے گوش کی ویرانیوں پر
اور طمانچے سہنے والے عارضوں کی سنسناہٹ پر تڑپتی ہیں

یہاں جو اوس پڑتی ہے
شبِ عاشور کے پچھلے پہر کو یاد کرتی ہے
یہاں بادل
چھدے مشکیزے کے مانند روتے ہیں
ہوائیں اِس جگہ آ کر
کسی بازو بریدہ کی وفاؤں کا علم لہراتی پھرتی ہیں
یہاں کی صبحیں

Marfat.com

ماتم دار ہیں اُن خوش جبینوں کی
جنھیں روئیدگی کی عمر میں روندا گیا تھا' تپتے صحرا میں
یہاں ہر دن کا سورج، عصر کے لمحات میں
بسمل سواری کے سوارِ تن دریدہ کے مقدس خوں کے چھینٹے دیکھتا ہے
تھرتھراتا ہے

یہاں شامیں
برہنہ سر برہنہ پا عفیفاؤں کے غم میں ڈوب کر نوحے سناتی ہیں
یہاں راتیں
کئی آتش زدہ خیموں کے دودِ درد سے دُھملائی رہتی ہیں

یہی دشتِ بلا، عاشور لمحوں میں، بخی گھر کے
نہتے بے اماں معصوم پیاسے صابروں کے خون سے سیراب ہو کر
رتیرگی سے لڑنے والے
سب نہتوں زیردستوں، بے امانوں کے مقاصد کا اُجالا بن چکا ہے
یہیں سارے شقی القلب بدعہدوں
غرور و نازِ لشکر رکھنے والے
جابروں کا نام مٹی کا نوالہ بن چکا ہے
یہ دشت نینوا
فتحِ صداقت کا حوالہ بن چکا ہے۔!



Marfat.com

الحمدللّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ
رحمتہ للعلمین وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ اجمعین

Marfat.com

اخلاق عاطفؔ کی دیگر کاوشیں

☆ گلِ عقیدت 1980ء

(سرگودھا شہر کے شعراء کا اردو پنجابی نعتیہ انتخاب)

☆ رہبرِ کامل 1983ء

(سیرت النبیؐ پر اردو مضامین کا انتخاب)

☆ جانِ رحمت 1985ء

(ضلع سرگودھا کی نعتیہ تاریخ / اردو، عربی، پنجابی، فارسی انتخاب)

☆ قریہ قریہ خوشبو 1992ء

(اردو مجموعۂ نعت)

☆ ساویاں ونگاں 1994ء

(پنجابی شعری مجموعہ)

☆ آئنے ترستے ہیں 1999ء

(اردو شعری مجموعہ)

☆ سیرت دا چانن 2003ء

(سیرت النبیؐ پر پنجابی مضامین)

☆ گیتاں دی گونج 2007ء

(1947ء تا 2006ء کے پنجابی گیتوں کا سماجی، ثقافتی ادبی جائزہ)

رابطہ ☆ سٹریٹ 6 نیوکوٹ فرید سرگودھا 0302-3303463

Marfat.com

Marfat.com

نعت کا پُرنور تسلسل حسان وکعب رضی اللہ عنہم، بوصیری وسعدی وجامی رحمۃ اللہ علیہ سے چل کر آج کے شعرا تک جاری ہے۔ اس مبارک تسلسل کی نورانی شمع آج اخلاق عاطف کے سامنے ہے۔ اخلاق عاطف کی شخصیت سوزِ دروں اور سخت کوشی کے امتزاج سے عبارت ہے۔ وہ اپنے قلم سے جو نقشِ سنوارتا ہے اِس کے حُسن سے کہیں زیادہ حُسن اُس کے دل میں پھر بچ رہتا ہے جس کا مزید اظہار وہ اپنے شعر میں کرتا ہے، لیکن اس اظہار کو بھی اظہارِ نا تمام ہی پاتا ہے۔

زندگی کے المیوں اور سنگین حقائق کی کڑی دھوپ میں چلتے چلتے جب عاطف کا دل اور اس کے پاؤں یکساں طور پر فگار ہو جاتے ہیں تو یکایک ایک اَبر اُس کے سر پر چھا جاتا ہے، جس کے زندگی بخش سائے میں وہ سفرِ زیست کی ساری کلفتیں بھول جاتا ہے۔ یہ ابر عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس جاودانی جذبے سے عبارت ہے، جو دنیا کے دکھوں کی سم آلود فضا میں تریاق کی حیثیت رکھتا ہے۔

عاطف نے غزل بھی کہی ہے اور نظم بھی، لیکن اُس کے دل کی جیسی تشفی نعت گوئی میں ہوتی ہے کسی اور صنفِ سخن میں نہیں ہوتی۔ اس مُبارک راہ پر چلتے ہوئے اُسے زندگی کے گھور اندھیرے میں اُس بے داغ اُجالے کی چمک نظر آتی ہے جو درد کے گہرے سمندر میں ایک جزیرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ عاطف کو اپنے جذبِ دروں پر کامل اعتماد ہے اور کیا بعید کہ یہ جذب اُسے کسی دن ایسی سعادتوں سے بہرہ مند کر دے، جن کی تمنا اہلِ دل کے دل میں مدام چٹکیاں لیتی رہتی ہے۔

عین ممکن ہے بشارت ہو کسی کو خواب میں
نعت عاطف کو امیرِ کارواں تک لے گئی

ڈاکٹر خورشید رضوی

8258

المدینہ دارالاشاعت
یوسف مارکیٹ غزنی سٹریٹ 38 اُردو بازار لاہور
042-7320682 ,7312801

Marfat.com